

تقدیر غیر متعین کبیر اعلیٰ حضرت کے ایب ان کا مجاہد

# رسائل امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصنیفات:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر فی عطاری



کتاب خانہ امام احمد رضا



تقلید و غیر متقلدین کے درمیں اعلیٰ حضرت کے نبیائے رسال کا مجموعہ

# رسائل امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصنیفات:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر منی عطاری

کتب خانہ امام احمد رضا دربارہا کریم اللہ ہو

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	: رسائل امام احمد رضا خان بریلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
تصنیف	: امام احمد رضا خان بریلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
مرتب	: علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری
اشاعت اول	: جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ / مئی ۲۰۱۲ء
صفحات	: 424
زیر اہتمام	: عبدالشکور رضا
ناشر	: کتب خانہ امام احمد رضا، دربار مارکیٹ، لاہور
قیمت	: 300/- روپے

### ملنے کے پتے

042-37213575	قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور
0300-7241723	علامہ فضل حق پہلی کیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور
0301-7241723	مکتبہ بابا فرید چوک چینی قبر پاکستن شریف
0321-7083119	مکتبہ غوثیہ عطاریہ، اوکاڑہ
0213-4910584	مکتبہ برکات المدینہ، کراچی
0213-4910584	مکتبہ غوثیہ، کراچی
0321-7387299	نورانی وراثی ہاؤس، ڈیرہ عازی خان
048-6691763	مکتبہ المجاہد، بھیرہ شریف

# فہرست

5 46	النیر الشہابی علی تدریس الوہابی	1
47 100	اسہم الشہابی علی خداع الوہابی	2
101 187	افضل الموبہی فی معنی اذاح الحدیث فھوندہی	3
188 294	الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ	4
295 328	دامان باغ سخن السبوح	5
329 424	غیر متقلدین کافرہیب <sup>الجمدی</sup>	6

## انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی خدمتِ دین کو اپنے پیارے ”باپا“ کے نام کرتا ہوں جن کی مخلصانہ شفقتوں کے باعث مجھ جیسے نجانے کتنے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت نصیب ہوئی۔ کتنے گمراہوں کو راہِ حق ملی۔ جن کی بے مثال تعلیم و تربیت نے مجھ جیسے نجانے کتنوں کو خوابِ غفلت سے جگا کر کچھ کر گزرنے کے لائق بنایا۔ جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کے اجالے میں کچھ پڑھنے لکھنے کے قابل بنایا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ پیارے ”باپا“ کی مخلصانہ شفقتوں کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ!

خاکپائے علمائے اہل سنت

ابو تراب ناصر الدین ناصر مدنی

تقلید اور غیر متقلدین کے درمیں اعلیٰ حضرت کے نبیائے رسال کا مجموعہ

# النیر الشہبانی علی تدریس ابوہانی

تصنیفات:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر منی عطاری

کتب خانہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ دربار مارکیٹ لاہور

## النیر الشہابی علی تالیس الوہابی

۵۱۳۰۹

(روشن آگ کا شعلہ وہابی کی تالیس پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ: از غازی پور، سلسلہ جہانگیر خاں، ۱۵ صفر ۱۳۰۹ھ  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید دو چہار کتابیں اردو  
 کی دیکھ کر چہاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرتا ہے اور اپنے اوپر ائمہ اربعہ  
 سے ایک کی تقلید واجب نہیں جانتا، اس کو عمر نے کہا کہ تو لا  
 مذہب ہے جو ایسا کرتا ہے کیونکہ تجھ کو بالکل احادیث متواتر و مشہور و آحاد  
 و عزیز و عنبریب و صحیح و حسن و ضعیف و مسرسل و مسترک و  
 منقطع و موضوع و غیرہ کی شناخت نہیں ہے کہ کس کو کہتے ہیں حالانکہ  
 بڑے بڑے علماء اس وقت اپنے اوپر تقلید واحد کی واجب سمجھتے ہیں  
 اور ان کو بغیر تقلید کے چہارہ نہیں تو تو ایک بے علم آدمی ہے جو  
 علموں کی حناک پا کے برابر نہیں ہے نہ معلوم اپنے تئیں تو کیا  
 سمجھتا ہے جو ایسا کرتا ہے، اس کے جواب میں اس نے اس کو  
 رافضی و حنارجی و شیعہ و غیرہ بنایا بلکہ بہت سے کلمات سخت  
 ست بھی کہے حالانکہ لامذہب کہنے سے اس کی عرض یہ نہ تھی  
 کہ تو حنارج از اسلام ہے بلکہ یہ عرض تھی کہ ان چہاروں مذہبوں میں  
 سے تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے، اور اس کی عرض شیعہ و رافضی  
 بنانے سے یہ تھی کہ تو ایک امام کی تقلید کرتا ہے جیسے رافضی تین حنیفوں  
 کو نہیں مانتے، اور دوسرے یہ کہ ایک امام کی تقلید کرنے سے بخوبی  
 عمل کل دین محمدی پر نہیں ہو سکتا اور چہاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرنے

میں کل دین محمدی پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے، آیا ان دونوں سے کس نے حق کہا اور کس نے غیر حق؟ امید کے ساتھ مہسر، عمالی کے مسزین مہسر ما کر ارشاد مہسر مائیں۔ بیخوات مہسر وا (بیان مہسر مائے مہسر دیے جاو گے) فقط۔

## الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله ذي الجلالة والصلوة والسلام على صاحب الرسالة الذي لا تجتمع امته على الضلالة وعلى الموصحين ومجتهدى ملت اولى الايدي والابصار والنبالته

تمام تعریفیں جلالات والے اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو صاحب رسالت پر جس کی امت گمراہی پر مجتمع نہ ہو گی اور آپ کی آل، آپ کے صحابہ اور آپ کی امت کے مجتہدین کرام پر جو قوت و بصیرت اور شرافت والے ہیں۔

اللهم هداية الحق والصواب

(اے اللہ! حق و درستی کی ہدایت عطا فرما)

مسئلہ تقلید کی تحقیق و تفصیل کو دفتر طویل درکار۔ فقیر غنم اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے رسالہ میں النہی للاکید عن الصلوة وراء عمدی التقليد (رسالہ

یقیناً اعلیٰ حضرت جب کسی موضوع پر قلم اٹھائیں تو دفتر کے دفتر بھر دیں جب آپ بیان کرنے پر آئیں تو علم کے دریا بہا دیں اعلیٰ حضرت جب بھی کسی مسئلہ کی تحقیق فرماتے تو قرآن و حدیث کے دریائے حکمت سے اکتساب فیض کرتے اور اس کے سایہ رحمت میں علم و فضل اور تلاش و جستجو کا سفر شوق سے کرتے جس کی برکتیں یہ ہیں کہ انہوں نے شاید ہی کبھی کسی مسئلہ میں لغزش کھائی ہو۔

یہاں پر اختصار تحقیق و تفصیل کے عدم ذکر میں آپ کے مذہبی معاملات میں مشغولیت اور عوام و خواص کا استخارہ و استفتاء کے لیے جو درجہ آسانی سبب بنا

النہی الاکید عن الصلاة وراء عدی التقليد فتاوی رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور، کی جلد ششم کے صفحہ ۶۳۷ پر مسرقوم ہے۔) اور فتاویٰ مندرجہ البارتہ اشارتہ علی مارتہ المشارتہ جلد یازدہم فتاویٰ فقیر مسما ب العظایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ میں قدرے کلمات وافیہ ذکر کئے یہاں بقدر ضرورت اس مقدار پر کہ بطلان کید زید ظاہر کرے اکتفاء ہوتا ہے۔ اس کا قول ۲ دو اسر پر مشتمل:

**اول:** بکمال زبان درازی مقلدان حضرات ائمہ کرام رضی اللہ عنہم من الملک العلم کو معاذ اللہ رافضی خارجی بنانا۔

**دوم:** وہ تلبیس عجیب<sup>۳</sup> و تدلیس عنیریت<sup>۴</sup> کہ ترک تقلید میں ہوگا جیسا کہ آپ کی اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

”فقیر کے یہاں ردوہابیہ مذہب اللہ تعالیٰ و دیگر مشاغل کثیرہ دینیہ کے کافتوی اس درجہ وافر ہے کہ دس مکتبوں کے کام سے زائد ہے۔ شہر و دیگر بلاد و مطار حملہ اقطار ہندوستان و بنگال و پنجاب و ملبار و اکاٹ و چین و غربی و امریکہ و افریقہ حتیٰ کہ سرکار حرمین محترمین سے استفتاء آتے ہیں اور ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۳۹)

۲ یعنی حضرت امام رازی یا امام غزالی جیسے اکبار امت ہوں یا امام بخاری امام مسلم اور امام ابو داؤد جیسے محدثین اور غوث الاعظم و خواجہ صاحب جیسے صوفیائے اکرام ہوں یا شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہوں یا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی صف کے بزرگان دین سب کے سب (ان وہابیوں کی نظر میں رافضی خارجی ہیں۔

۳ عجب فریب

۴ عجب دھوکا

تمام دین محمدی ﷺ عمل کرنا ہے۔

اسراول کی نسبت ان کے امام الطائفہ کے علم و نساہت اور بیعت پر داد یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی گواہی کافی، وہ رسالہ انصاف میں انصاف کرتے ہیں:

بعد الماتین ظہر فیہم المتذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعمد علی مذہب مجتہد لعینہ وکان هذا هو الواجب فی ذلک زمان<sup>۱۷</sup> یعنی دو صدی کے بعد خاص ایک مجتہد کا مذہب اختیار کرنا اہل اسلام میں شائع ہوا، کم کوئی

۵۔ الانصاف، باب حکایۃ الناس، المحقیقۃ استنبول ترکی، ص ۱۹

۶۔ جیسا کہ اکثر محدثین بھی مقلد ہی ہوئے مثلاً

## امام بخاری

قَالَ الشَّيْخُ تاج الدين السبكي في طبقاته كان البخاري امام المسلمين وقدوة المؤمنين وشيخ المؤرخين والمعمل عليه في احاديث سيد المرسلين قال وقد ذكر ابو عاصم في طبقات اصحابنا الشافعية۔

شیخ تاج الدین سبکی نے طبقات میں فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام المسلمین، قدوة المؤمنین، شیخ المؤرخین اور حدیث سید المرسلین ﷺ میں معول علیہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ ابو عاصم نے امام بخاری کو شافعیہ میں شمار کیا ہے۔

(العظم، مصنف، نواب صدیق حسن خان، فصل ۲، ص ۱۲۱)

نواب صدیق حسن خان والی بھوپال، غیر مقلدین کے اکابر میں شمار کیے جاتے ہیں ان کی یہ عیادت صاف ظاہر کر رہی ہے کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام شافعی کے مقلد تھے۔ موجودہ دور کے غیر مقلدین کو لازم ہے کہ نواب صاحب کی اس عبارت میں غور کریں کہ جب امام بخاری جیسے محدث، تقلید کر رہے ہیں تو انہیں بھی لازم ہے کہ ترک تقلید سے روگردانی کر کے کسی مجتہد مطلق کی تقلید کریں۔

شخص تھا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو، اور اس وقت یہی واجب ہوا۔  
(الانصاف، باب حکایۃ حال الناس قبل النفاذ، الرجعة، الضقیۃ استنبول ترکی ص ۱۹)

### حضرت امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ

الامام ابو داؤد سلیمان بن الأشعث اعدہ الشیخ ابواسحق شیرازی فی طبقات الفقہاء من جملة اصحاب الامام احمد۔ و اختلف فی مذہبہ فقیل حنبلی وقیل شافعی۔

**ترجمہ:** امام ابو داؤد سلیمان بن الأشعث جن کو شیخ ابوالفتح شیرازی نے طبقات الفقہاء میں امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار کیا ہے ان کے مذہب میں اختلاف ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ حنبلی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ شافعی تھے۔

(الخط، مصنفہ، نواب صدیق حسن، ص ۱۲۰)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو داؤد حنبلی تھے۔ اگر حنبلی نہ تھے تو شافعی یقیناً تھے۔ بہر حال مقلد ضرور تھے۔

### حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ

کان النسائی شافعی المذہب

**ترجمہ:** حضرت امام نسائی شافعی المذہب تھے

(کتاب مذکور ص ۱۲۷)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ امام نسائی غیر مقلد نہیں تھے و مقلد تھے۔

ابن تیمیہ کے مقلد ہونے کا اقرار  
ابن تیمیہ وہابیوں کے امام ہیں۔ مگر وہ بھی مقلد تھے۔ اس کا اعلان بھی نواب صدیق حسن کر رہے ہیں:

احمد بن الحلیہ بن مجد الدین عبد السلام بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی

اسی میں لکھتے ہیں:

و بالجملۃ فالتمذہب للمجتہدین سر الہمہ للہ تعالیٰ العلماء و جمعہہ علیہ من

حیث یسمر و ناولا یسمر و ن<sup>۸</sup>

یعنی خلاصہء کلام یہ ہے کہ ایک مذہب کا اختیار کر لینا ایک راز ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے

علماء کے قلوب میں القا فرمایا اور انھیں اس پر جمع کر دیا چاہے اس راز کو سمجھ کر اس پر متفق

ہوئے ہوں یا بے جانے<sup>۹</sup>

(الانصاف، باب حکایۃ حال الناس قبل الایمان، الجزء الرابع، ص ۲۰)

القاسم بن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی الحنبلی صاحب منہاج السنۃ

**ترجمہ:** احمد بن مسلم بن محمد الدین عبدالسلام بن عبید اللہ بن ابی القاسم

بن تیمیہ حرانی دمشقی، صاحب منہاج السنۃ حنبلی تھے۔

(متولین الفوائد فی تراجم العقبۃ الطلیحۃ السنۃ علی الفوائد الیومۃ صفحہ ۱۰۱، ص ۸)

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ ابن تیمیہ، غیر مقلد نہ تھے بلکہ امام احمد بن حنبل کے

مقلد تھے۔ وہ کون سا غیر مقلد ہے؟ جس کے دل میں ابن تیمیہ کی عقیدت اور

احترام نہیں۔ لہذا انصاف شرط ہے کہ ابن تیمیہ کو تقلید کریں لیکن ان سے عقیدت

رکھنے والے تقلید سے نفرت کریں۔ فی الملحج!

تو اسی پر اجماع ہے۔

۷۔ یعنی اب جو تقلید نہ کرے گا وہ اپنے نفس کی بیروی کرے گا اور گناہ گار ہوگا۔

۸۔ الانصاف، باب حکایۃ الناس، الجزء الرابع، ص ۲۰

۹۔ کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ان للہ لا یجمع امتی او قال امتہ محمد علی ضلالۃ و ید للہ علی الجماعۃ من

شد فی النار و قال تبعوا السواد الاعظم فان من شد شد فی النار۔

**ترجمہ:** یعنی جب تک اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور

خدا تعالیٰ کلاست قدرت جماعت پر ہے جو جماعت سے نکلو وہ آگ میں جا پڑا۔

(رداۃ المرمذی، جواب الفکر من الجزء الثانی، ص ۳۹)

زید بے قید دیکھے کہ اس نے بشہادت شاہ ولی اللہ صاحب گیارہ سو برس کے زائد کے ائمہ و علماء و مشائخ و اولیاء عامہ اہلسنت و جماعت کو معاذ اللہ رافضی خارجی بنایا اور اللہ جنک اللہ کے سر جلیل و الہام جمیل کو جس پر اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق علمائے امت کو مجتمع و متفق فرمایا ضلالت و گمراہی ٹھہرایا۔ علامہ سید احمد مصری طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ در مختاری میں ناقل:

هذه الطائفة الناجية، قد اجتمعت اليوم في مذاهب اربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون رحمهم الله تعالى ومن كان خاسراً جاً

یعنی اللہ ﷻ نے تو اس امت مسلمہ کے علماء میں اتفاق و اتحاد دیا اور یہ زید بالخصوص اور تمام غیر مقلدین بالعموم تمام امت کو گمراہ بے دین اور مشرک قرار دیتے ہیں جب کہ پوری امت کے علمائے حق اس بات پر متفق ہیں کہ حنفی شافعی مالکی اور حنبلی تمام لوگ حق پر ہیں کیونکہ یہ عقائد اسلام میں ایک ہیں صرف اعمال میں دلیل مختلف ہونے کی وجہ سے جدا ہیں جس بنا پر کوئی بھی دوسرے کو گمراہ قرار نہیں دیتا کافر و مشرک ہونا تو بہت دور کی چیز ہے۔

۱۰ غیر مقلدین یہ عبارت غور سے پڑھیں

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:

فيها ان هذا المذاهب الاربعة المدونة قد اجتمعت الامة او من بعد به منها على جواز تقليده الى يومنا هذا وفي ذلك من المصالح ما لا يخفى الا سيما في هذا الايام التي قصرت هممتهم جداً۔

**ترجمہ:** یہ مذاہب اربعہ جو مدونہ ہیں۔ ان کی تقلید کرنے پر امت یا امت میں سے ان لوگوں نے، جن کا دین میں اعتبار کیا جاتا ہے، اجماع کیا ہے ہمارے اس زمانہ تک اور اس تقلید میں بہت سی مصلحتیں ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں۔ خصوصاً اس زمانہ میں جب کہ ہمیں بہت کوتاہ ہو چکی ہیں۔

عن هذا الامر بعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار ۱۱  
 (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المنثور، کتاب الذبائح، المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ، ۱۵۳/۴)  
 ”یعنی اہل سنت کا گروہ ناجی اب چار مذہب میں مجتمع ہے حنفی،  
 مالکی، شافعی، حنبلی۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے،  
 اب جو ان چار سے باہر ہے بدعتی جہنمی ۱۲“

واقعی ان حضرات نے اس ارشاد علماء کا خوب ہی جواب ترکیب  
 ترکیب دیا یعنی علمائے اہلسنت ہمیں بدعتی ناری بتاتے ہیں ہم گیارہ سو برس

خدا را! مندرجہ بالا حوالوں میں غور فرمائیے اور خود فیصلہ فرمائیے کہ جب امام بخاری  
 جیسے تاج الحدیث اور دیگر اکابر محدثین مقلد تھے تو مشکوٰۃ شریف اور بلوغ المرام کا  
 اردو ترجمہ پڑھ کر نام نہاد مولوی کس شمار میں ہیں؟ کیا موجودہ دور کے وہابی امام  
 بخاری، امام ابوداؤد اور امام نسائی سے زیادہ قرآن وحدیث کی سمجھ رکھتے ہیں؟ کیا  
 یہ لوگ ابن تیمیہ سے بھی زیادہ عالم ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو لازم ہے کہ وہی  
 راستہ اختیار کیا جائے جو محدثین کرام کا تھا۔ اسی میں فلاح دارین ہے۔

۱۱ حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الذبائح، ج ۴، ص ۱۵۳

۱۲ یعنی بدعت سیہ کرنے کا مجرم، کیونکہ بدعت سیہ میں مشغول رہنے والا ہی  
 اس قابل ہے کہ اسے جہنم میں ڈالا جائے۔

جو قارئین بدعت کے بارے میں نہیں جانتے انہیں ہم بتاتے چلیں کہ بدعت سیہ  
 اور بدعت حسد بالکل دو الگ قسمیں ہیں۔

بدعت حسد: آج کے بد مذہب بدعت کی اس قسم کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں  
 جبکہ حدیث مبارکہ ہے:

من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها من بعده من  
 غیر ان ینقص من اجورہم شیء ومن سن فی الاسلام سنة سینیة فله  
 وزرہا ووزر من عمل بها من غیر ان ینقص من اوزارہم شیء

تک کے ان کے اکابر و ائمہ کو رافضی و حنابلہ جیہت میں گے ۳

**ترجمہ:** جوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا ثواب ملے گا اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے اس پر اس کا بھی گناہ ہے اور ان کا بھی جو اس پر عمل کریں اور ان کے گناہ میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

(مشکوٰۃ باب العسر)

قاروق اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تراویح کی جماعت ادا کروا کر فرمایا، نعم البدۃ ہذہ۔ فتاویٰ شامی کے مقدمے میں فضائل امام اعظم ابوحنیفہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں علماء فرماتے ہیں یہ حدیثیں اسلام کے قوانین ہیں کہ جو شخص کوئی بدعت (سید) ایجاد کرے اسے اس کام میں سارے پیروی کرنے والوں کا گناہ ہے اور جو شخص اچھی بدعت نکالے اسے قیامت تک کے سارے پیروی کرنے والوں کا ثواب ہے۔

**بصت سیہ:** من احدث فی امرنا ہذا مالیس من مفسود

**ترجمہ:** جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی راہ نکالے جو کہ دین سے نکلے تو وہ مرد ہے۔

(مشکوٰۃ باب اعصار)

ما احدث قوم بدعتا لامر رفع مثلها من السنۃ فتمسل بسنۃ خیر من

احداث بدعت

**ترجمہ:** کوئی قوم بدعت ایجاد نہیں کرتی مگر اتنی ہی منت اٹھ جاتی ہے لہذا سنت کو اختیار کرنا بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔

**بدعت حسنہ**

**بدعت جائزہ:** ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو وہ بدعت جائزہ ہے۔

**بدعت مستحبہ:** ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور عام مسلمان اسے کار خیر سمجھیں جیسے پکی مسجد بنانا، قرآن پاک کے تیس پارے بنانا ان میں رکوع قائم

کہ ہم تو ما درسان ما تلخی  
(کہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ ہے)

کرنا، نماز میں زبان سے نیت کرنا وغیرہ۔

بدعت واجبہ: مثلاً اصول فقہ پڑھنا پڑھانا، اصول حدیث کے قواعد شریعت کے چاروں مسالک طریقت کے چاروں سلسلے اور ان میں سے ایک سے وابستہ ہونا۔ بدعت حسنہ کی ان تینوں قسموں کو لغت کے اعتبار سے بدعت کہا جاتا ہے جب کہ بدعت سیئہ کو اصطلاحی طور پر بدعت کہتے ہیں۔

بدعت سیئہ کی دو اقسام ہیں۔ ۱: بدعت مکفرہ ۲: بدعت مفسدہ بدعت مکفرہ: مثلاً اللہ عزوجل مجسم ماننا جیسا کہ ابن تیمیہ وغیرہ اور ان کے تبعین وہابیہ کا مذہب ہے، قرآن کو مخلوق ماننا، امکان کذب باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھنا جیسے کہ دیوبندیوں تبلیغیوں کا عقیدہ ہے یا حضور اکرم ﷺ کی توہین کرنا یا فرشتوں کو محض نیکی کی ایک طاقت ماننا اور فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا۔ غرض یہ کہ ضروریات دین میں کسی بات کا انکار کر کے نیا عقیدہ گھڑ لینا کفر ہے ایسے بدعتی کی حدیث مردود ہے ایسا بدعتی جہنمی ہے۔

بدعت مفسدہ: عادتاً داڑھی کا مونڈنا یا ایک مشت سے کم کر لینا، نماز قضاء کرنا، ہر وہ کام جس کے ذریعے فرض یا سنت مؤکدہ چھوڑ دی جائے بدعت مفسدہ ہے اس کے ارتکاب پر حکم تکفیر نہیں کی جاتی ہے ایسی حدیث کے مقبول اور ادا کیے جانے میں اختلاف ہے۔

۱۳ یعنی علمائے حق نے جو ہمیں واجب کے ترک پر بدعتی اور جہنمی بتایا ہے اس کے بدلے میں ہم گیارہ سو برس کے علماء و اکابر ائمہ کو بھی رافضی و خارجی ٹھہرائیں گے اس بات کی گہرائی کو محسوس کریں کہ گیارہ (اور اب بارہ) سو برس کے علماء سب سے سب گمراہ تھے راہ ہدایت کو چھوڑ بیٹھے تھے کیا صحیح اسلام ان غیر مقلدین ہی کے پاس ہے؟ اگر یہ جواب ہاں میں دیتے ہیں تو ہم انہیں چیلنج کرتے ہیں کہ بارہ

مولیٰ تعالیٰ ہدایت بخشے، آمین!

سوسال کے علماء اور اکابرین امت کے نام پیش کریں ہم ان علماء کی فہرست پیش کرتے ہیں جو مقلد تھے جن کے علمائے حق ہونے پر بارہ سو برس کے مسلمانوں کو کوئی شک نہیں ہم مزید پانچ سو ہزار اس سے بھی زیادہ نام پیش کر سکتے ہیں کیا ان میں دم ہے کہ یہ بھی اسی طرز پر اتنے ہی نام پیش کر سکیں؟

دوسری صدی ہجری کے علماء

۱: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی {۸۰-۱۵۰ھ} ۲: ابو عبد اللہ مالک بن انس اصبحی {۹۳-۱۷۹} ابو عبد اللہ احمد بن حنبل شیبانی {۱۶۳-۲۴۱} امام محمد بن حسن شیبانی {۱۳۲-۱۸۹} امام بخاری {۱۹۳-}

تیسری صدی ہجری کے علماء

ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری {۲۰۳-۲۶۱} ابوداؤد سلیمان بن اشعث جستنانی {۲۰۲-۲۷۵} ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی {۲۰۶-۲۷۹} ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن داری {۱۸۱-۲۵۵} ابو عبد اللہ محمد بن سعد کاتب واقدی {۲۳۰} ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی {۲۰۳} ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل {۲۴۱} ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی {۲۷۳}

چوتھی صدی ہجری کے علماء

ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی {۲۱۵-۳۰۳} ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی {۲۰۹-۲۷۳} ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی {۳۰۰-۳۸۵} ابو جعفر احمد بن محمد ازدی طحاوی {۲۲۹-۳۲۱} ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی {۲۶۰-۳۶۰} ابوطالب محمد بن علی حارثی مکی {۳۸۶} ابو جعفر محمد بن جعفر طبری {۳۱۰} ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص {۳۷۰} ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ {۲۳۵}

پانچویں صدی ہجری کے علماء

ابو بکر احمد بن حسین بیہقی {۳۸۳-۴۵۸} ابو بکر بن مسعود کاسانی {۵۸۷}

مگر پھر بھی زید بیچارے نے بہت تنزل کیا کہ صرف

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم (۴۰۵) ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی {۴۳۰}

داتا علی بن عثمان بجویری {۴۶۵} ابو الحسین احمد بن محمد قدوری بغدادی {۴۲۸}

محمد بن احمد بن ابو بھل سرخی {۴۸۳} ابو محمد علی بن احمد بن حزم ظاہری {۴۵۶}

تھپٹی صدی ہجری کے علماء

ابو محمد الحسین بن مسعود نذابغوی {۵۱۶} ابو حفص عمر بن محمد نسفی {۳۶۱-۵۳۷} شیخ

برہان الدین ابو الحسن علی مرغینانی {۵۱۱-۵۹۳} اما فخر الدین حسن بن منصور اوزجندی

{۵۶۲} علامہ قاضی عیاض {۴۷۶-۵۴۳} ابو حامد محمد بن غزالی {۳۵۰-۵۰۵}

ابو القاسم محمود بن عمر زنجشیری {۵۲۸} حضور غوث اعظم {۵۶۱} ابو القاسم علی بن جعفر

سعدی ابن قطاع {۵۱۵} طاہر بن احمد بن بن عبد الرشید بخاری {۵۳۲} علاء الدین ابو

بکر بن مسعود کاشانی {۵۸۷} محدث کبیر ابن جوزی {۵۹۷}

ساتویں صدی ہجری کے علماء

امام فخر الدین رازی {۵۳۴-۶۰۶} قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ ابن عمر

بیضاوی {۶۸۵} ابو زکریا محی الدین کتبی بن شریف الشرف بہ امام نووی

{۶۳۱-۶۷۶} مجد الدین مبارک بن محمد جزری ابن اثیر {۶۰۶} محمد بن محمد بن عمر

حام الدین انکیشی {۶۳۴} عبد اللہ بن عمر قاضی بیضاوی {۶۸۵} شہاب الدین

ابو حفص عمر بن محمد سہروردی {۶۳۲} ابو عبد اللہ محمد بن احمد بخاری عربی {۶۳۸} ابو

عبد اللہ محمد بن احمد اندلسی قرطبی {۶۷۱} ابو الفضل محمد بن عمر جمال قرشی {۶۸۱}

ظہیر الدین ابو بکر محمد بن احمد بخاری حنفی {۶۱۹} ابو محمد عبد اللہ بن احمد قدامہ {۶۲۰}

ابو الفرج عبد الرحمن بن محمد قدامہ مقدسی {۶۸۲}

آٹھویں صدی ہجری کے علماء

علاء الدین علی بن محمد بغدادی {۶۶۸-۷۲۵} شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب

تبریزی {۷۴۰} علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی {۷۲۲-۷۹۲} ابو البرکات

رض و خسروچ پر قانع رہا اس کے پیشوا تو کافر و مشرک تک  
 عبداللہ بن احمد حقی لسنفی {۷۱۰} امام الملک الدین محمد بن محمود بابر قی {۷۱۰}۔  
 ۷۸۲ {عبداللہ بن مسعود} {۷۴۷} ابو عبداللہ محمد بن احمد زہبی {۷۴۷} ابو عبداللہ محمد  
 بن عبداللہ خلیط بغدادی {۷۴۰} شمس الدین محمد بن یوسف کرمانی {۷۹۶} نظام  
 الدین حسین بن محمد قتی نیشاپوری {۷۲۸} ابوالفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر {۷۷۳}  
 عبدالعزیز بن احمد بخاری {۷۳۰} شمس الدین بن محمود اصفہانی {۷۴۹} قاضی  
 عزالدین احمد بن یحییٰ اچکی {۷۵۶} شمس الدین بن عبداللہ ابن قیم جوزی حنبلی {۷۵۱}  
 محمد ابو عبداللہ بن اسعد یافعی {۷۶۸} علی بن محمد بغدادی صوفی خازن {۷۴۱} ابو عبداللہ  
 محمد بن یوسف اندلسی {۷۵۳} ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم مصری {۷۱۱} شیخ  
 عبدالرحمن بن عبدالسلام صفوری شافعی {۸۸۳} ابو بکر بن علی حداد عبادی حنفی  
 یمنی {۸۰۰} محمد بن محمد بابر قی {۷۸۱} سدید الدین محمد بن محمد کاشغری {۷۰۵}  
 فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی زلیعی {۷۴۳} حسین بن محمد سمغانی حنفی {۷۴۰} محمد  
 عبدالرحمن دمشقی شافعی {۷۸۵} امام ابن بزری {۷۵۱}

### نویں صدی ہجری کے علماء

جلال الدین محمد بن احمد حاکمی شافعی {۷۹۱-۸۶۳} بدر الدین علامہ محمود عینی  
 {۷۶۲-۸۵۵} شیخ کمال الدین محمد بن عبدالواحد الشیبیر بن الہمام {۷۸۸}۔  
 ۸۶۱ {سید شریف جرجانی علی بن محمد} {۷۴۰-۸۱۶} نور الدین علی بن ابو بکر  
 ہیشمی {۸۰۷} ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی {۸۵۲} محمد بن  
 اسرائیل ابن قاضی ساونہ {۸۲۳} مولوی عبداللطیف بن الملک {۸۸۵} زین  
 الدین عبدالرحمن بن ابو بکر عینی {۸۹۳} سعد الدین ابوالفضائل دہلوی {۸۹۱} سید  
 میر شریف علی بن محمد جرجانی {۸۱۶} محمد بن شہاب الدین ابن بزاز کردی {۸۲۸}  
 مغللا خسرو محمد بن فراموز {۸۸۵}

### دسویں صدی ہجری کے علماء

جلال الدین عبدالرحمن بن ابو بکر سیوطی {۸۴۹-۹۱۱} شیخ زین الدین الشہبہ ابن

کہتے ہیں۔<sup>۱۴</sup>

سَنَم بصری {۶۲۶-۹۷۰} علاؤ الدین علی متقی ہندی {۹۷۵} علامہ احمد بن محمد قسطلانی {۹۲۳} محمد طاہر بن علی فتی ہندی {۹۸۶} معین الدین محمد بن عبدالرحمن محی صفوی شافعی {۹۰۵} حسین بن علی کاشفی ہروی {۹۵۳} ابوالسعود محمد ابن محمد عمادی {۹۸۲} شیخ ابراہیم بن محمد حللی {۹۰۶} نور الدین علی بن احمد سمہودی {۹۱۱} سیدی عبدالوہاب شعرانی {۹۷۳} احمد بن شہاب الدین ابن حجر یثربی مکی {۹۷۳} محمد بن احمد خطیب شربینی شافعی {۹۷۷} شمس الدین احمد بن قوزد قاضی زادہ {۹۸۸} شمس الدین محمد قسسانی {۹۵۱} شرف الدین موسیٰ بن احمد سالم مقدسی {۹۶۸}

گیارہویں صدی ہجری کے علماء

ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی {۱۰۱۳} شیخ عبدالحق محدث دہلوی {۹۵۸-۱۰۵۲} شیخ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی {۱۰۲۵-۱۰۸۸} محمد بن عبداللہ غزی ترمشاشی {۹۳۹-۱۰۰۳} شیخ زین العابدین الشیخ بابر نجیم {۹۳۶-۹۷۰} شیخ حسن بن علی شرنبلالی {۹۹۳-۱۰۶۹} احمد شہاب الدین خفاجی {۹۷۹-۱۰۷۰} علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی {۱۰۲۰-۱۰۹۹} عبدالرؤف محمد بن علی حدادی منادی {۱۵۳۱} شیخ علی بن احمد عزیری {۱۰۷۰} عبدالحکیم بن شمس محمد سیالکوٹی {۱۰۶۷} ابو عبداللہ محمد بن عبدالباقی زرقانی مصری مالکی {۱۱۲۲} شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق اکبر آبادی {۱۰۷۳} عبدالرشید بن مصطفیٰ جوینی ہندی {۱۰۸۳} محمد بن سلیمان شیخی زادہ {۱۰۷۸}

بارہویں صدی ہجری کے علماء

شیخ احمد الشیخ بہ ملا جیون {۱۰۳۸-۱۱۳۰} علامہ عبدالغنی نابلی {۱۰۵۰-۱۱۳۳} شاہ ولی اللہ محدث دہلوی {۱۱۱۳-۱۱۷۶} شہنشاہ ہند محمد اورنگ زیب عالمگیر {۱۰۲۷-۱۱۱۹} علامہ نظام الدین برہان پوری {۱۱۰۹} ملاحب اللہ نظام الدین بہاری {۱۱۱۹} شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی {۱۰۲۳} سیدی عبدالعزیز دباغ

وسیعہ الذین ظلموا ای متقلب یتقلبون ۱۵

(القرآن الکریم، ۲۲۷/۲۶)

اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹنا کھائیں گے۔

یہ ناپاک ترکہ اسی بے باک اخبث امام اول دین مستحدث یعنی ابن عبد الوہاب نجدی علیہ ما علیہ کا ہے کہ اپنے موافقان ناسخ و منسوخ کے نعرے چند بے قید و بند آزادی پسند کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتا، اور خود اپنے باپ، دادا، اساتذہ، مشائخ

{۱۱۳۰} حافظ احمد بن مبارک سلجماوی {۱۱۵۵} شیخ اسماعیل حقی بن شیخ مصطفیٰ بروسی

ثانی {۱۱۳۷} محمد شیخ الاسلام بن محمد فخر الدین {۱۱۶۶} محمد بن حسین طوری {۱۱۳۷}

تیسرے ہوئیں صدی ہجری کے علماء

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی {۱۱۵۹-۱۲۳۹} سید محمد امین الشیر بان عابدین

شامی {۱۱۹۸-۱۲۵۳} سید احمد طحاوی {۱۲۳۱} سلیمان بن عمر عجمی شافعی

{۱۲۰۴} شیخ احمد بن محمد صاوی مالکی {۱۲۳۱} محمد بن علی شوکانی {۱۲۵۵} عبدالعلی محمد

بن نظام الدین سہالوی {۱۲۲۵} سید پیمان خواجہ محمد سلیمان تونسوی بن محمد

زکریا {۱۲۶۷} ابوالثناء سید محمود بن عبداللہ آلوسی بغدادی {۱۲۷۰} محمد عبدالحق

مہاجر ہندی مکی {۱۲۹۶} محب الدین محمد بن محمد سید مرتضیٰ زبیدی حنفی {۱۲۰۵}

چودھویں صدی ہجری کے علماء

سید محمد نعیم الدین مراد آبادی {۱۳۰۰-۱۳۹۷} ابوالحسنات مولانا عبدالحی فرنگی

محلی {۱۲۶۳-۱۳۰۴} اعلیٰ حضرت {۱۲۷۲-۱۳۴۰} ابوالعلاء محمد امجد علی

اعظمی {۱۳۶۷} مولانا محمد عمر اچھروی {۱۳۹۱} علامہ عبدالرحمن الجزیری {۱۹۲۴}

۱۴ یعنی تمام غیر مقلدین (دہابی) تمام مسلمانوں کو مشرک (یعنی ہندوؤں وغیرہ

کی طرح غیر خدا کی عبادت کرنے والا) کہتے ہیں۔

۱۵۔ القرآن الکریم، ۲۲۷، ۲۶۔

کو بھی صراحتہ کافر کہہ کر پوری سعادت مندی ظاہر کرتا، اور نہ صرف انھیں پرقتانچ ہوتا بلکہ آج سے آٹھ سو برس تک کے تمام علماء و اولیاء سائر امت مرحومہ کو (حناک بدہان ناپاک) صاف صاف کافر بتاتا اور جو شخص اس کے حبال میں پھنس کر اس کے دست شیطان پرست پر بیعت کرتا اس سے آج تک اس کے اور اس کے ماں باپ اور اکابر علمائے سلف نام بنام سب کے کفر پر اصرار لیتا، اور اگرچہ بظاہر ادعائے فضیلت رکھتا مگر مذاہب ائمہ کو مطلقاً بالکل حبات اور سب پر طعن کرتا اور اپنے اتباع ہر

۱۶ امام ابو الوہابیہ ابن عبد الوہاب نجدی اور اس کے متبعین کے عقائد کا مختصر نمونہ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی خدمت میں امام ابو الوہابیہ ابن عبد الوہاب نجدی اور اس کے متبعین کے عقائد کا مختصر نمونہ بھی پیش کر دیا جائے۔ شیخ الاسلام علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محمد بن عبد الوہاب نجدی کی برائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے میلاد پڑھنے اذان کے بعد منارہ پر درود شریف پڑھنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتا تھا اور درود خوانی سے جلتا تھا (ایسا کرنے والوں کو سخت تکلیف دیتا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے اذان کے بعد منارہ پر درود پڑھنے والے ایک نابینا خوش الحان مؤذن کے قتل کا حکم دے کر اسے شہید کر دیا اور کہا کہ رنڈی کے گھر میں اس کے گانے بجانے والی چھو کری کی یہ نسبت مناروں پر درود پڑھنے والوں کا گناہ زیادہ ہے۔

(الدرخالسنیہ، ص ۳۱)

ابن عبد الوہاب نجدی نے اپنے پیروؤں کو کتب فقہ دیکھنے سے منع کر دیا تھا اور بہت سی کتابیں جلاؤا لیں۔ اس نے اجازت دے دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق معنی گھڑ لیا کرے، جب کوئی شخص اس کے بہکانے میں آ کر یا اس کے ظلم و ستم سے

کنندہ نافر اشیدہ کو مجتہد بننے کا حکم دیتا۔ یہ دو چار حسرتِ اردو کے پڑھ کر استرے لگام داشتے رہے مہار ہو جانا بھی اسی حسرتِ نامشخص کی تعلیم ہے، حنا تہہ کتحقیقین مولینا مسین الملہ والدین سیدی محمد بن عابدین

عاجز آ کر مذہب وہابیہ میں داخل ہوتا تو اس سے پہلے کلمہ پڑھوایا جاتا اور پھر اسے کہا جاتا کہ تو اپنے آپ پر گواہی دے کہ تو اب تک کافر تھا۔ اب مسلمان ہوا ہے اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے۔ اکابر ائمہ سلف سے ایک جماعت کا نام لے کر کہا جاتا کہ تو ان پر گواہی دے کہ یہ سب کافر تھے۔ پھر اگر اس نے یہ سب گواہیاں دے دیں تو مقبول ورنہ مقول ہوتا ذرا سی پس و پیش کرنے پر بھی قتل کر دیا جاتا۔ ابوالوہابیہ صاف کہتا کہ چھ سو برس سے پوری امت کے سارے مسلمان کافر تھے اسے سرمنڈانے میں اس قدر غلو تھا کہ جب کوئی مسلمان مذہب وہابیہ قبول کرتا تو اس کے سر کے بال استرے سے منڈا دیتا یہاں تک کہ کوئی عورت وہابیہ بنتی تو اس کے سر کے بال بھی منڈا اور کہتا کہ یہ کفر کے زمانے کے بال ہیں۔ ایک عورت نے اس کی اس روش پر کہا کہ جو مرد تیرے مذہب میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی داڑھیاں بھی منڈا دیا کر کہ یہ بھی تو زمانہ کفر کے ہی بال ہیں مگر یہ داڑھیاں کیوں منڈاتا جب کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ان کی علامت میں داڑھی منڈانا نہیں فرمایا تھا۔ صرف سر منڈانا ہی ان کی علامت قرار دیا تھا۔

۱۷۱ یعنی یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ آپ غیر مقلدین کی اکثریت کو دیکھیں گے وہ زیادہ سے زیادہ اردو پڑھنا جانتے ہیں (کئی تو ایسے ہیں کہ اردو بھی پڑھنا نہیں جانتے تو جو اردو پڑھنا جانتے ہیں اور عربی نہیں وہ اردو ترجمہ پر اور ترجمہ کرنے والے مولوی پر اور جن کو اردو بھی نہیں آتی اپنے غیر مقلد مولوی پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے دینی مسائل کو حل کرتے ہیں پھر بھی وہ سب غیر مقلد یعنی ان کے نزدیک اکبار دین امت سے منہ موڑنے کا نام ہی اسلام ہے اور انبیاء اولیاء و بزرگان دین کی توہین ہی میں اسلام کی شان ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام شافعی

شامی قدس سرہ السامی رد المحتار علی الدر المختار کی جلد ثالث

جیسے بزرگوں کو چھوڑ کر سڑک چھاپ مولویوں کی بات ماننا ان کے گمانِ فاسد میں  
انہیں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سرخرو کرے گا۔

اب اگر اس ترجمہ کو بلاچوں چرامان لینا تقلید نہیں تو کیا ہے کیونکہ تقلید کے تو معنی یہی  
ہیں تقلید کے لغوی اور شرعی معنی ملاحظہ فرمائیں۔

لفظ تقلید کا لغوی اور شرعی معنی

القلاد قالتی فی العنق ومنہ التقلید فی الدین۔ الصحاح للجوسری

**ترجمہ:** گردن میں ہار وغیرہ ڈالنا اور اسی تقلید فی الدین ہے۔

یعنی وہ ہار جو گلے میں ڈالائے جائے اور اسی سے دین میں تقلید ہے۔

(لسان العرب لابن منظور)

اصطلاح اور شرع میں اس کا معنی یہ ہے کہ کسی کے قول و فعل کو اپنے اوپر لازم شرعی  
جاننا یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لیے حجت ہے کیونکہ یہ شرعی محقق  
ہے۔ جیسا کہ ہم مسائل شرعیہ میں امام صاحب کا قول و فعل اپنے لیے دلیل سمجھتے ہیں  
اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے۔

حاشیہ حسامی باب متابعت رسول اللہ ﷺ صفحہ ۸۶ میں شرح مختصر المنار سے نقل کیا  
ہے اور یہ عبارت نوار الانوار بحث تقلید میں بھی ہے۔

التقلید اتباع الرجل فیما سمعہ یقول اف فی فعلہ علی زعمہ انہ محقق بلا نظر

فی الدلیل

تقلید کا معنی ہے کسی شخص کا اپنے غیر کی اطاعت کرنا اس بات میں جو کچھ اس سے  
سنایا اسے کرتے دیکھا یہ سمجھ کر کہ وہ اہل تحقیق میں سے ہے۔ بلا نظر کیے دلیل میں۔  
امام غزالی رحمہ اللہ اپنی کتاب المستصفی جلد دوم، صفحہ ۸۷ میں فرماتے ہیں:

التقلید هو قبول قول بلا حجة

**ترجمہ:** یعنی کسی کے قول کو بلا حجت قبول کرنا یہ تقلید ہے۔

کتاب الجہاد باب البغاة میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں:  
 کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی  
 الحرین وكانوا ینتحلون مذهب الحنابلة لکنهم اعتقدوا انهم هم  
 المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اهل  
 السنة وقتل علمائهم حتی کسر الله تعالی شوکتهم وخرّب بلادهم  
 وظفرهم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین وماتین والفقہ

(رد المحتار کتاب الجہاد، باب البغاة، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ ۳/ ۳۰۹)

والحمد لله رب العالمین، وقیل بعد للقوم الظالمین<sup>۱۹</sup>

(القرآن الکریم، ۱۱/ ۴۴)

یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروان عبد الوہاب سے واقع ہوا  
 جنہوں نے نجد سے خروج کر کے حرین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تھے جنہوں  
 تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب  
 مشرک ہیں، اس وجہ سے انہوں نے اہل سنت کا قتل اور ان کے علماء کا شہید کرنا مباح  
 مسلم الثبوت میں ہے:

التقلید العمل بقول الغیر من غیر حجتہ

**ترجمہ:** تقلید کا معنی ہے بلا دلیل کسی کے قول پر عمل کرنا۔

۱۸۔ قارئین کی توجہ ہم اس طرف دلاتے ہوئے چلیں یہ علامہ محمد بن عابدین شامی  
 مشہور و معروف فقیہ ہیں جن کا وصال ۱۲۵۲ھ میں ہوا تھا عبد الوہاب نجدی کے پیروکار  
 حضرات کا تعارف پیش کرتے ہوئے جو کچھ لکھ دیئے ہیں اس وقت امام احمد رضا خاں  
 عیسیٰ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ امام احمد رضا خاں عیسیٰ کی پیدائش ۱۲۷۲ھ میں  
 ہوئی تھی تو یہاں ہمیں کم از کم یہ بات مان لینا چاہیے کہ وہابیہ اور اہلسنت کی لڑائی بریلی  
 شریف سے شروع نہیں ہوئی بلکہ عرب شریف سے شروع ہوئی۔

۱۹۔ رد المحتار، کتاب الجہاد، باب البقاۃ، ج ۳، ص ۳۰۹

۲۰۔ القرآن الکریم، ۱۱، ۴۴

ٹھہرا گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کو ان پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں۔

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور کہا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ۔

امام العلماء سید سند شیخ الاسلام بالبلد الحرام سیدی احمد زین و حلان مکی قدس سرہ الملکی نے اپنی کتاب متطاب درر نہیہ میں اس طائفہ بے پاک اور اس کے امام سفاک کے اعمال کا حال عتائد کا ضلال حاتمہ کا وبال قدرے مفصل تحریر فرمایا اور بیس حدیثوں میں حضور اقدس ﷺ اور حضرت امیر المؤمنین امام المتقین سیدنا صدیق اکبر ﷺ و حضرت امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا اس طائفہ تالفہ کے ظہور پر شرور کی طرف ایسا و اشعار فرمایا بتایا ان بعض حدیثوں اور ان سے زائد کی تفصیل فقیر کے رسالہ النہی الاکید میں مذکور، یہاں اس کتاب متطاب ہادی صواب سے چند حرف اس مقام کے متعلق نقل کرنا منظور۔

قال مرضی اللہ تعالیٰ عنہ هؤلاء القوم لا یعتقدون موحد الا من تبعہم کان محمد بن عبد الوہاب ابدع هذه البدعة، وکان اخوه الشیخ سلیمان من اهل العلم فکان ینکر علیہ انکارا شدیداً فی کل یفعلہ او یامر بہ فقال له یوما کما رکان الاسلام؟ قال خمسة۔ قال انت جعلتها ستة، السادس من لم یبعل فلیس بمسلم هذا عند لکن سادس للاسلام۔ وقال رجل اخر یوما کما یعتق اللہ کل لیلۃ فی رمضان؟ قال مائة الف، وفي اخر لیلۃ یعتق مثل ما اعتق فی الشهر کله؟ فقال له لم یبلغ من ابعل عشر عشر ما ذکر فغن

۲۱۔ یہی عقیدہ آج کے وہابیہ کا بھی ہے کہ وہ اپنے علاوہ سب کو مشرک جانتے ہیں اسی لیے مزارات پر اور عوامی مقامات پر بم دھماکے کرنے کو باعث ثواب جانتے ہیں۔

هؤلاء المسلمون الذين يعتقدهم الله وقد حصرت المسلمين فيك وفيمن اتبعك  
فيبت الذي كفره فقال له رجل آخر هذا الدين الذي جئت به متصل ام منفصل  
فقال حتى مشايخي ومشايخهم الى ستمائة سنة كلهم مشركون فقال  
الرجل اذن دينك متصل لا متصل فعمن اخذته قال وحي الهام كالخضر ومن  
مقابحه انه قتل رجلا اعنى كان مؤذنا صالحا ذا صوت حسن نهاء عن الصلوة  
على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فامر بقتله فقتل ثم قال ان الربا بة في بيت  
الخاطئة يعنى الزانية اقل اثما ممن ينادى بالصلوة على النبي (صلى الله تعالى عليه  
وسلم) في المنائر، وكان يمنع اتباعه من مطالعة كتب الفقه واحرق  
كثيرا منها واذن لكل من اتبعه ان يفسر القرآن بحسب فهمه حتى همج الهمج  
من اتباعه فكان كل واحد منهم يفعل ذلك ولو كان لا يحفظ القرآن  
ولا شيئا منه فيقول الذي لا يقرؤ منهم لا خير بقوؤا قرأ على حتى افسرك فاذا  
قرأ عليه يفسره له براه وامرهم ان يعملوا ويحكموا بما يفهمونه وجعل ذلك  
مقدما على كتب العلم ونصوص العلماء وكان يقول في كثير من اقوال  
الائمة الاربعة ليست بشئ وتامة تستر ويقول ان الائمة على حق ويقبح في  
اتباعهم من العلماء الذين القوافى المذهب الاربعة وحرروها ويقول انهم  
ضلوا واضلوا، وتامة يقول ان الشريعة واحدة فما للهؤلاء جعلوها مذاهب الاربعة  
هذا كتاب الله وسنة رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تعمل الا بهما  
كان ابتداء ظهورا مره في الشرق ١١٣٣ هـ، وهى قننة من اعظم الفتن  
كانوا اذا اراد احد ان يتبعهم على دينهم طوعاً او كرهاً يامرونه بالائتان  
بالشهادتين او لا ثم يقولون له اشهد على نفسك ان كنت كافرا واشهد على  
والديك انهما ماتا كافرين واشهد على فلان و فلان ويسمون له جماعة من  
اكابر العلماء الماضين فان شهدوا بذلك قبلوهم والامر و ابقلمهم  
وكانوا يصرحون بتكفير الامة من منذ ستمائة سنة، واول من صرح بذلك  
محمد بن عبد الوهاب فتبعوه في ذلك، وكان يظعن في مذاهب الائمة واقوال

العلماء ویدعی الاتساب الی مذہب الامام احمد مرضی اللہ تعالیٰ عنہ کذباً و تفسراً و زوراً و لامام احمد برہی منہ و اعجب من ذلك انه كان يكتب الی عمالہ الذین هم من اجہل الجاہلین اجتہدوا بحسب فہمکم ولا تلتفتوا الی ہذہ الکتب فان فیہا الحق والباطل وكان اصحابہ لا یتخذون مذہباً من المذاہب بل یجتہدون کما امرہم و تسترون ظاہراً بمذہب الامام احمد و یلبسون بذلک علی العامة، فاندب للرد علیہ علماء المشرق و المغرب من جمیع المذاہب و من مکرراتہ منع الناس من قراءۃ مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و من الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنائر بعد الاذان، و منع الدعاء بعد الصلوٰۃ و کان یصرح بتکفیر المتوسل بالانبیاء و الاولیاء و ینکر علم الفقہ و یقول ان ذلك بدعة۔

(الدرر السنیہ، المکتبۃ العقیقۃ استنبول ترکی، ص ۵۳۶-۵۳۹) ملقطاً

شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ گروہ وہابیہ اپنے پیروؤں کے سوا کسی کو موحد نہیں جانتے، محمد بن عبد الوہاب نے یہ نیا مذہب نکالا اس کے بھائی شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے اہل علم سے تھے اس پر ہر فعل و قول میں سخت انکار فرماتے ایک دن اس سے کہا کہ اسلام کے رکن کتنے ہیں؟ بولا: پانچ۔ فرمایا تو نے چھ کر دیئے چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ کرے وہ مسلمان نہیں، یہ تیرے نزدیک اسلام کا رکن ششم ہے۔ اور ایک صاحب نے اس سے پوچھا: اللہ تعالیٰ رمضان شریف میں کتنے بندے ہر رات آزاد فرماتا ہے؟ بولا: ایک لاکھ اور پچھلی شب اتنے کہ سارے مہینے میں آزاد فرمائے تھے۔ ان صاحب نے کہا: تیرے پیرو تو اس کے سوویں حصہ کو بھی نہ پہنچے وہ کون مسلمان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ رمضان میں آزاد فرماتا ہے، تیرے نزدیک تو بس تو اور تیرے پیرو ہی مسلمان ہیں۔ اس کے جواب میں حیران ہو کر رہ گیا کافر۔ اور ایک شخص نے اس سے کہا یہ دین کہ تو لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل ہے یا منفصل صلی اللہ علیہ وسلم بولا: خود میرے اساتذہ اور ان کے

اساتذہ چھ سو برس تک سب مشرک<sup>۲۴</sup> تھے۔ کہا: تو تیرا دین منفصل ہوا متصل تو نہ ہوا، پھر تو نے کس سے سیکھا؟ بولا: مجھے خضر کی طرح الہامی وحی ہوئی، اور اس کی خباثوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی خوش آواز مؤذن کو منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلوٰۃ نہ پڑھا کر، انھوں نے نہ مانا اور حضور اقدس ﷺ پر صلوٰۃ پڑھی، اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید کر دیا کہ رنڈی کی چھو کر می اس کے گھر ستار بجانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر آواز بلند نبی ﷺ پر درود بھیجنے والا، اور اپنے پیروؤں کو کتب فقہ دیکھنے سے منع کرتا، فقہ کی بہت سی کتابیں جلا دیں اور اجازت دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق قرآن کے معنی گھڑ لیا کرے یہاں تک کہ مکینہ سا مکینہ کو دن سا کو دن اس کے پیروؤں کا تو ان میں ہر شخص ایسا ہی کرتا اگرچہ قرآن عظیم کی ایک آیت بھی نہ یاد ہوتی، جو محض ناخواندہ تھا وہ پڑھے ہوئے سے کہتا کہ تو مجھے پڑھ کر سنائیں اس کی تفسیر بیان کروں، وہ پڑھتا اور یہ معنی گھڑ پھرا عظیم ہی کرنے کی اجازت نہ دی اس کے ساتھ یہ بھی حکم کیا کہ قرآن کے جو معنی مجھے ری اپنی اٹکل میں آئیں ا ع پر عمل کرو اور ا ع پر مقدمات

<sup>۲۴</sup> یعنی چھ ہزار برس کے بزرگان دین کو ان میں مشرک بنا دیا (معاذ اللہ)

<sup>۲۵</sup> یعنی جدائی ڈالنے والا ہوا حضور ﷺ سے جوڑنے والا تو نہ ہوا۔

<sup>۲۶</sup> یعنی چھ ہزار سال بعد اچانک حقیقی دین اسلام اس پر نازل ہوا۔ (معاذ اللہ)

<sup>۲۷</sup> الدر السنیہ، المکتبۃ الحفیقہ، استنبول ترکی، ص ۵۳ تا ۳۹

<sup>۲۸</sup> تفسیر قرآن بالرائے حرام ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا کہ جو شخص

قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہے اور ٹھیک بھی کہہ جائے، جب بھی خطا کار ہے

کیونکہ اس میں تحریف قرآن کا اندیشہ ہے جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی اپنی

کتابوں میں کیا تحریف قرآن یہ ہے کہ قرآن پاک کے ایسے معنی اور مطلب بیان

کیے جائیں جو کہ اجماع امت یا اجماع مفسرین یا تفسیر قرآن کے خلاف ہوں اور

یہ کہے کہ آیت کے وہ معنی نہیں نہیں یہ ہیں۔

میں حکم دو اور اس کتابوں کے حکم اور اماموں کے ارشاد سے مقدم سمجھو۔ ائمہ اربعہ کے بہت سے اقوال کو محض بیچ و پوچ بتانا اور کبھی تقیہ کر جانا اور کہتا کہ امام تو حق پر تھے مگر یہ علماء جوان کے مقلد تھے اور چاروں مذہب میں کتابیں تصنیف کر گئے اور ان مذاہب کی تحقیق و تلخیص کر گزرے یہ سب گمراہ تھے اور اوروں کو گمراہ کر گئے، اور کبھی کہتا شریعت تو ایک ہے ان فقہا کو کیا ہوا کہ اس کے چار مذہب کر دیئے یہ قرآن وحدیث موجود ہیں ہم تو اس پر عمل کریں گے، مشرق میں اس کے مذہب جدید ۱۱۳۳ھ سے ظہور کیا اور یہ فتنہ عظیم فتنوں سے ہوا، جب کوئی شخص خوشی سے خواہ جبراً وہابیوں کے مذہب میں آنا چاہتا اس سے پہلے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر ائمہ سلف سے ایک جماعت کے نام لے کر کہتے ان پر گواہی دے کہ وہ سب کافر تھے، پھر اگر اس نے گواہیاں دے لیں جب تو مقبول ورنہ مقبول۔ اگر ذرا انکار کیا مروا ڈالتے اور صاف کہتے کہ چھ سو برس سے ساری امت کافر ہے۔ اول اس کی تصریح اسی ابن عبدالوہاب نے کی پھر سارے یہی کہنے لگے، وہ ائمہ کے مذہب اور علماء کے اقوال پر طعن کرتا اور براہ تقیہ جھوٹ فریب سے جنہلی ہونے کا ادعا رکھتا حالانکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس سے بری و بیزار ہیں اور اس سے عجیب تر یہ کہ اس کے نائب جو ہر جاہل سے بدتر جاہل ہوتے اسے لکھ بھیجتا کہ اپنی سمجھ کے موافق اجتہاد کرو اور ان کتابوں کی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھو کہ ان میں حق و باطل سب کچھ ہے اس کے ساتھ لا مذہب تھے، اس کے کہنے کے مطابق آپ مجتہد بنتے <sup>۲۹</sup>

۲۹۔ حالانکہ مجتہد ہونا ایک بہت بڑا منصب ہے اس کے لیے وسیع علم کی ضرورت ہے۔

ابن ہمام فتح القدر میں فرماتے ہیں:

والحاصل ان یعلم الصناعات والسنة باقسامها من عبارتهما و اشعارهما  
و دلائلہما و اقتضائہما و باقی الاقسام ناسخہما و منسوخہما و مناطات  
احکامہما و شروط القیاس و المسائل المجتمع علیہا التلاقی فی القیاس

اور بظاہر جاہلوں کے دھوکا دینے کو مذہب امام احمد کی ڈھال رکھتے۔ یہ چال ڈھال دیکھ کر مشرق و مغرب کے علمائے جمیع مذاہب اس کے رو پر کمر بستہ ہوئے۔ اس کی بری باتوں سے یہ بھی ہے کہ حضور پر نور سید عالم ﷺ کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد مناروں پر حضور والا ﷺ پر صلوٰۃ بھیجنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتایا اور انبیاء و اولیاء سے توسل کر نیوالوں کو صراحتہ کافر کہتا اور علم فقہ سے انکار رکھتا اور اسے بدعت کہا کرتا۔ اتنے ملحقہ

فی مقابلۃ النص واقوال الصحابة۔

**ترجمہ:** الحاصل مجتہد وہ ہے جو کتاب و سنت بمعہ جملہ اقسام ان کی عبارات و اشارات اور دلالت و اقتضاء کو جانتا ہو اور ان کے باقی اقسام ناخ و منسوخ وغیر ہما اور ان کے احکام اور مشروط قیاس اور وہ مسائل جن پر اجماع ہے تاکہ نص اور اقوال صحابہ کے مقابلہ میں قیاس نہ پڑے۔ اور اس کے ساتھ لوگوں کے عرف بھی جانتا ہو۔

(فتح القدیر، ج ۶، ص ۳۶۲)

قبستانی جامع الرموز میں فرماتے ہیں:

”مجتہد کے لیے شرط ہے کہ وہ پانچ صد آیات اور تین ہزار احادیث جو احکام میں وارد ہوتی ہیں ان کے معانی کو جانتا ہو اور ان دونوں یعنی کتاب و سنت کی تمام اقسام کا عالم ہو۔ مفردات و مرکبات اور فائدہ دینے میں ان کے خواص کو جانتا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ علم لغت اور صرف و نحو، معانی و بیان کو بھی جانتا ہو۔ یہ شرائط لغت کے اعتبار میں (یعنی لغوی معانی) شریعتاً یعنی معانی شرعیہ کا عالم ہو، یعنی وہ معانی جو احکام میں مؤثر ہوں جیسے کتاب و سنت کی جملہ غاص و مشرک اور مجمل وغیر ہما کا عالم ہو اور نہ حدیث اور روایہ کے حال کا عالم ہو اور وجوہ قیاس بمعہ شرائط و احکام اور اقسام اور اجماع کا عالم ہو۔

(جامع الرموز، ج ۲، ص ۳۹۳)

شیخ محمد بن سلیمان المعروف بلا ما آفتدی مجمع الانہر میں لکھتے ہیں:

مسلمان دیکھیں کہ بعینہ یہی عقیدے ان ہندی وہابیوں کے ہیں پھر ان کے ہندی امام نے اسی نجدی امام کی کتاب التوحید صغیر سے سیکھ کر کفر مسلمین پر وہ چمکتی دلیل لکھی کہ صاف صاف خود اپنے اور اپنے ہم مشربوں سب کے کفر پر مہر کر دی یعنی حدیث صحیح مسلم

”لا یدھب اللیل والنہار حتی تعبد اللات والعزی (الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایعت اللہ رباً طیبیة فتوفی من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من ایمان فیقی من لا خیر فیہ فیہ رجوع الی دین ابائہم“

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة الا علی الشرار الناس، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ص ۳۸۱)

مشکوٰۃ کے باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس سے نقل کر کے بے دھڑک زمانہء موجودہ پر جمادی جس میں حضور پر نور سید عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ زمانہ فتنہ ہو گا جب تک لات و عزی کی پھر پرستش نہ ہو، اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک

واختلفوا فی المجتہد فقیل ان یعلم الکتاب بمعانیہ والسنة بطرقہا والمراد بعلومہا علمہ بہ يتعلق الاحکام منہما من العام والخاص والمشترک والماول ولنص والظاہر والناسخ والمنسوخ ومعرفۃ الجماع والقیاس۔

**ترجمہ:** یعنی مجتہد وہ ہے جو کتاب کو بمع معانی اور حدیث کو بمع طرق جانتا ہو اور ان کے جاننے سے مراد وہ علم ہے جو احکام کے متعلق ہو ان دونوں میں سے یعنی خاص، عام، مشترک، ماول نص اور ظاہر ناسخ و منسوخ اور اجماع و قیاس کا پہچاننے والا ہو۔

(معجم النہر، ج ۲، ص ۱۵۳، بحر الرائق، ج ۶، ص ۲۶۳)

۳۰ یعنی اپنے ہم مذہبوں پر بھی کفر کی مہر لگادی۔

۳۱ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة، قدیمی کتب خانہ، ص ۳۸۱

پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی، جس کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہو گا انتقال کرے گا، جب زمین میں نرے کا مندرہ جبا ئیں گے پھر بتوں کی پرستش جاری ہو جائے گی۔

اس حدیث کو ( اسمعیل دہلوی نے) نقل کر کے صاف لکھ دیا: ”سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا“<sup>۳۲</sup>

(تجوید الایمان، الفصل الرابع، مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۰)

انا لله وانا اليه راجعون

(بیشک ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف ہم نے لوٹنا ہے)

بدحواس کو اتنا نہ سوچھا کہ اگر وہ یہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث میں خبر ہے تو واجب کہ روئے زمین پر مسلمان کا نام و نشان نہ رہا، بھلے مانس اب تو اور تیرے ساتھی نجد و ہند کے سارے وہابی گرفتار حنبرانی کہاں بچ کر جاتے ہیں، کیا تمہارا طائفہ کہیں دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے، تم سب بدتر سے بدتر کافروں میں سے ہوئے جن کے دل میں رائی برابر دانے کے ایمان نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

بچ آیا حدیث مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد کہ:

حبل الشنی بعمی و بصد<sup>۳۳</sup>

کسی شے سے تیری محبت مجھے اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الہوی، آخاب عالم بریس لاہور ۳۳۳/۲)

(مسند احمد بن حنبل، مرویات ابی الدرداء، ۱۹۳/۵ و کنز العمال، حدیث ۳۳۱۰۳، ۱۱۵/۱۶)

۳۲ تقویۃ الایمان، الفصل الرابع، ص ۳۰

۳۳ سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الہوی، ج ۲، ص ۳۳۳

مسند احمد بن حنبل، مرویات ابی الدرداء، ج ۵، ص ۱۹۳، کنز العمال، ج ۲، ص

۳۳۳، حدیث ۳۳۱۰۳، ص ۱۶-۱۱۵

شرک کی محبت نے اس کفر دوست کا ایسا اندھا بسرا کر دیا کہ خود اپنے کفر کا استمرار کر بیٹھا مطلب تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اگر چہ برائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہموار سمی۔

كذٰلک یطبع اللہ علی قلب من کبر جباراً<sup>۳۴</sup>  
اللہ تعالیٰ یونہی مہر کر دیتا ہے معکبر سرکش کے سارے دل پر

(القرآن الکریم، ۳۵/۴۰)

دہابی صاحبو! اپنے پیشواؤں کی تصریحیں دیکھتے جاؤ صدہا سال کے علماء اولیاء و مقبولان خدا کو رافضی حنارجی کہتے شرماؤ اپنے گریبان میں منڈال کر دیکھو کہ تم بزور زبان و بہتان دوسروں پر تبرا بھیجتے ہو مگر ہندو نجد کے سارے دہابی اپنے ہندی و نجدی اماموں کی تصریح اور وہ دونوں امام مغوی عوام خود اپنے استرارات صریح سے کام لے رہے ایمان مشرک بت پرست کفر سے محذور بدست ہیں، استمرار مسرد آزار مسرد، چپاہ کن را چپاہ در پیش (مسرد کا استمرار مسرد کا آزار ہے، کتواں کھودنے والا خود کنویں میں گرتا ہے) آسمان کا تھوکا حلق میں آیا، تفت برماہ بروئے خویش (چاند پر تھوکنے والا اپنے چہرے پر تھوکتا ہے)<sup>۳۵</sup>

كذٰلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اكبر، لو كانوا يعلمون<sup>۳۶</sup>

مارا ایسی ہی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے۔ کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔

(القرآن الکریم، ۳۳/۶۸)

اور یہیں سے ظاہر کہ لقب رافضی و حنارجی کے مستحق بھی یہی حضرات

۳۴۔ القرآن الکریم، ۳۵، ۴۰۔

۳۵۔ یہ سارے محاورے ہیں۔

۳۶۔ القرآن الکریم، ۳۳، ۶۸۔

ہیں کہ چاروں ائمہ کرام اور ان کے سب مقلدین سے تبری کرتے اور تصریحاً و تلویحاً سب پر تبرا بھیجتے ہیں بخلاف اہلسنت کے سب کو امام اہلسنت جانتے اور سب کی جناب میں عقیدت رکھتے سب کے مقلدوں کو رشد و ہدایت پر مانتے ہیں۔ طرف یہ کہ زید بیچارہ رافضیوں پر تین خلفا کے نہ ماننے کا الزام رکھتا ہے حالانکہ اس کا امام مذہبؑ خود حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ماننا بھی حرام و شرک بتاتا ہے اپنی کتاب تقویت ایمان جہاں حشراب میں صاف لکھتا ہے کہ:

”اللہ کے سوا کسی کو نہ مان“<sup>۳۸</sup>

(عویۃ الایمان، الفصل الاول، مطبع علیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور، ص ۱۲)

اسی میں کہتا ہے:

”سب سے اللہ صاحب نے قول و مترار لیا کہ کسی کو میرے سوا نہ مانو“<sup>۳۹</sup>

(عویۃ الایمان، الفصل الاول، مطبع علیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور، ص ۱۲)

نئے فروعت محکم آمد نئے اصول

شرم بات از خدا و از رسول

(نذیرے فروعت محکم ہیں اور نہ ہی اصول، تجھے اللہ و رسول سے شرم آنی چاہیے)

جل جلالہ، و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسر دوم کہ چاروں ائمہ مسائل لینے میں کل دین محمدی ﷺ پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے اور ایک کی تقلید میں ناممکن، یہ وہ پوچ دھوکا ضعیف

۳۷ اسماعیل دہلوی

۳۸ تقویۃ الایمان، الفصل الاول، ص ۱۲

۳۹ تقویۃ الایمان، الفصل الاول، ص ۱۲

کید ہے کہ نرے ناخواندہ بیچاروں کو سنا کر بہکائیں مگر جب کسی اونٹنی طالب علم یا صحبت یافتہ ذی فہم کے سامنے کہیں تو خود ہی کان ضعیفاً (القرآن الکریم، ۴/ ۷۶) (شیطان کا داد کسزور ہے) ماننا پڑے اس مغلظ فاحشہ کا حاصل جیسا کہ ان خواص و عوام کے زبان زد ہے یہ کہ چاروں مذہب حق ہیں اور سب دین مستین کی شائیں تو ایک ہی تقلید سے گویا چہارم دین پر عمل ہوا بخلاف اس کے کہ کبھی کبھی ہر مذہب پر چلے کہ یوں سارے دین پر عمل ہو جائے گا۔

**اقول** اولاً یہ اس مدہ ہوش کا جنونی خیال ہے جسے دربار شاهی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ ان کا ہر گروہ وہ ایک راہ پر ہو لیا اور اسی پر چلا جاتا ہے مگر ان حضرات نے اے بیجا حرکت سمجھا کہ چاروں راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کر لیجئے، پکارا تارہا کہ صاحبو! ہر شخص چاروں راہ پر چلے مگر کسی نے نہ سنی، ناچار آپ ہی تانا تنا شروع کیا، کو س بھر شرقی راستہ چلا پھر اے چھوڑا، جنوبی کو دوڑا، پھر اس سے بھی منہ موڑا، غربی کو پکڑا پھر اس سے بھاگ کر شمالی پر ہو لیا ادھر سے پلٹ کر پھر شرقی پر آرہا، تیلی کے سے بیل کو گھر ہی کو س پچاس۔ عقلاء سے پوچھ دیکھو ایسے کو محسنوں کہیں گے یا صحیح الخواص، یہ مثال میری

۴۰۔ حالانکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ دو کشتیوں کا مسافر منزل پر کب پہنچتا ہے کوئی بھی شخص جو دو کشتیوں میں پاؤں رکھے گا۔ ضرور ڈوبے گا۔ منزل پر پہنچنے کے لیے ایک کشتی کی سواری ضروری ہے۔

۴۱۔ القرآن الکریم، ۴، ۷۶۔

۴۲۔ یعنی دربار تک چار راستے جاتے ہیں ان چاروں راستوں پر ایک گروہ ہو لیا اور اسی پر چلا جاتا ہے تو یقیناً دربار تک بھی ن جائے گا۔

ایجاد نہیں بلکہ علمائے کرام و اولیائے عظام کا ارشاد ہے اور ان سے امام  
 علام عارف بانڈ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ  
 الربانی نے میزان الشریعۃ الکبریٰ میں نقل فرمائی، اور اس  
 کے مشابہ دوسری مثال انگلیوں کے پوروں کی اپنے شیخ حضرت  
 سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، یہ امام ہمام وہ ہیں جن کی اسی کتاب  
 مستطاب سے اسی مسئلہ تقلید میں غیر مقلدان زمانہ کے معلم  
 جدید میاں نذیر حسین دہلوی براہ اغوا سند لائے اور اسی کتاب میں ان کی  
 ہزار ہزار تہر تہر تصویحوں سے کہ جہالات طائفہ کا پورا علاج تھیں  
 آنکھیں بند کر گئے مگر کیا جائے شکایت کہ:

اقتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض <sup>۳۳</sup>

تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو

(القرآن الکریم، ۸۵/۲)

اس نئے طائفہ کی پرانی خصلت جسے اس کی سیر دیکھنی منظور ہو بعض  
 احباب فقیر کا رسالہ سیف المصطفیٰ علی ادیان الاقتر ۱۲۹۹ھ  
 مطالعہ کرے۔

**ثانیاً** کل دین متین پر ایسے عمل کا صحابہ و تابعین و سائر ائمہ  
 مجتہدان دین کو بھی حکم مہتایا خدا اور رسول نے خاص آپ ہی کے واسطے  
 رکھا۔ بر تقدیر اول ثبوت دو کہ وہ حضرات ہر گز اپنے مذہب پر قائم  
 نہ رہتے بلکہ نماز و روزہ و تمام اعمال و احکام میں آج اپنے اجتہاد پر چلتے

۳۳۔ القرآن الکریم، ۲، ۸۵۔

۳۴۔ یعنی یہ حکم اللہ عزوجل نے آپ ہی کے لیے رکھا یا تمام ائمہ مجتہدین دن کو بھی

یہ حکم دیا ہم نے علماء کی ایک لمبی لسٹ پیش کر دی اگر آپ کے پاس بھی کوئی ایسی

لسٹ ہو تو پیش کریں۔

تو کل دوسرے کے پرسوں تیسرے کے بر تقدیر ثانی یہ اچھی دولت دین ہے جس سے تمام سرداران امت و پیشوایان ملت باز رہ کر محسروم گئے کیا ان کے وقت میں یہ اختلاف مذاہب نہ تھا یا انہیں معلوم نہ تھا کہ ہم ناحق کل دین متین پر عمل چھوڑے بیٹھے ہیں۔  
**ثالثاً** ان رے معطلہ کہ کل دین پر یک لخت عمل چھوڑنے کا نام سارے دین پر عمل کرنا کھا

بر عکس نہند نام زنگی کافر  
 (الثابتی کا نام کافر رکھتے ہیں)

بہلا مسائل اختلافیہ میں سب اقوال پر ایک وقت میں عمل تو محال عقلی ہاں یوں ہوں کہ مثلاً آج امام کے پیچھے فاتحہ پڑھی مگر یہ کل دین متین کے خلاف ہوا، کیا امام ابو حنیفہ ؒ کے نزدیک مقتدی کو فترت بعض اوقات میں ناجائز تھی حاشا بلکہ ہمیشہ۔ کیا امام شافعی کی رائے میں ماموم پر فاتحہ

۲۵۔ یعنی اگر واقعی ایسا ہو بھی جائے اور آپ علماء اور اکابرین کی کوئی لسٹ پیش کر ہی دیں تو ساتھ ساتھ یہ بھی ضرور لکھیں کہ کس کس نے اسی طرح عمل کیا کہ آج کسی مجتہد کے اجتہاد پر عمل کیا تو کل کسی اور کے اور پرسوں کسی اور کے۔

۳۶۔ یعنی اس دولت دین سے تمام اکبار علماء تو محروم ہی رہ گئے جب ان کے وقت میں بھی یا حنفی شافعی، حنبلی مالک کا مسئلہ تھا تو انہیں بھی چاہیے تھا کہ آج حنفی ہوتے کل شافعی پھر مالکی پھر حنبلی انہیں تو معلوم نہ تھا کہ ہم کل دین پر عمل کرنا چھوڑ بیٹھے ہیں۔

۳۷۔ اور اگر انہیں معلوم نہ تھا کہ ہم کل دین کو چھوڑ بیٹھے ہیں تو ضرور کچھ نہ کچھ علماء حق تو ضرور موجود ہوں گے تو انہوں نے ان حنفیوں شافعیوں وغیرہ کو کچھ دین چھوڑنے پر سمجھایا کیوں نہیں کیا امر بالمعروف کرنے والا کوئی بھی دنیا میں موجود نہ تھا۔

احیاناً واجب تھی حاشا بلکہ دواماً تو جو نہ دائماً تارک نہ دائماً  
 عامل وہ دونوں قول کا مخالف و نافی۔ پر ظاہر کہ ایجاب و سلب  
 فعلی سلب و ایجاب دوامی دونوں کا دافع و منافی۔ اب تو کھلا کہ تم رفض و  
 حرج دونوں کے جامع کہ چاروں میں سے کسی کے معتقد نہ کسی کے  
 تابع۔

جو امر ایک مذہب میں واجب دوسرے میں  
 حرام، مثلاً فترت مقتدی تو عامل بالمدہین فی وقتین کو کیا

۲۸ یہاں چند غور طلب باتیں ہیں جن کا ذکر ہم ضروری سمجھتے ہیں اول تو یہ کہ ممکن  
 ہے قارئین کے دل یہ بات آئے کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ ایک امام کے نزدیک ایک  
 چیز حرام ہے اور دوسرے امام کے نزدیک واجب ہے ایسا کیوں ہے؟ کیا دو  
 اماموں میں سے ایک غلط ہے اور غلط ہے تو کیوں اور کیسے اپنے وقت کے بڑے  
 بڑے امام بھی اگر اتنی بڑی غلطیاں کریں گے تو پھر اصل ایمان تو کہیں پیچھے ہی رہ  
 گیا یا ان اماموں نے محض اپنے طور پر اپنی سمجھ و خواہش کے مطابق فیصلہ فرما دیا تو  
 قارئین اکرام حق یہ کہ چاروں اماموں میں سے کوئی امام بھی غلط کم فہم اور شریعت  
 کے علم سے نابلد نہیں اور نہ ہی انہوں نے محض اندازے یا اپنی خواہش سے کوئی  
 فیصلہ کیا علیٰ ان اماموں نے جس مسئلہ پر بھی کلام کیا تو ایسے ہی نہیں کر دیا (قرآن  
 و حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے جو نتیجہ برآمد ہوا اسے عوام تک پہنچا دیا۔

اب رہا اس بات کا فیصلہ کہ ایک وقت میں ایک واجب اور ایک حرام کس  
 طرح کہ دیتا ہے تو اس سلسلے میں یہ روایت ملاحظہ فرمائیں:

عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لنا لما رجع من الاحزاب  
 لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ فادبرنا بعضہم العصر وقال  
 بعضہم لا نصلی حتی ناتیہا وقال بعضہم بل نصلی لہ یرد منا ذالک  
 فذکر ذالک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعف احد امہم۔

حکم دیتے ہو، آیا اسے ہمیشہ اپنے حق میں حرام سمجھنا یا ہمیشہ واجب

**ترجمہ:** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب

غزوة احزاب سے لوٹے آپ نے ہم سے فرمایا بنو قریظہ میں پہنچ کر ہی نماز پڑھنا۔ راستے میں نماز کا وقت آ گیا۔ بعض صحابہ نے کہا جب تک ہم بنو قریظہ نہ پہنچ جائیں نماز نہیں پڑھیں گے اور بعض صحابہ نے کہا نہیں رسول اللہ ﷺ کی یہ مراد نہیں تھی، ہم نماز پڑھیں گے۔ بعد میں نبی ﷺ کے سامنے اس مسئلہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ان میں سے کسی فریق کو ملامت نہیں کی۔

(صحیح بخاری، جلد ۱، ص ۱۲۹)

رسول اللہ ﷺ کا قول مبارک ’لا یصلین احد العصر الا فی بنی قریظۃ‘ بنو قریظہ ن کر ہی نماز پڑھنا۔ اس کا مفہوم بعض صحابہ نے یہ لیا کہ ہمیں ہر حال میں بنو قریظہ ہی ن کر نماز پڑھنی ہے۔ جب کہ دوسرے بعض صحابہ نے یہ معنی لیے کہ بنو قریظہ پہنچنے میں جلدی کرنی ہے لیکن نماز اپنے وقت پر ہی پڑھنی ہے لیکن نبی کریم ﷺ نے دونوں جماعتوں میں سے کسی بھی جماعت کو تنبیہ نہ فرمائی۔

پتہ چلا کہ سرکار ﷺ دونوں جماعتوں سے راضی رہے کیوں کہ دونوں جماعتوں کا مقصد و منشاء اللہ ﷻ کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری تھا۔

اسی طرح نماز کی ہر رکعت میں حنفیہ کے نزدیک سزا (آہستہ) بسم اللہ شریف پڑھنا سنت ہے مگر اس کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی یہ ہے:

إِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَمِّعُ الصَّلَاةَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ يَتَجَهَّرُونَ بِهَا۔

**ترجمہ:** بیشک نبی کریم ﷺ بسم اللہ شریف سے نماز کا آغاز کرتے تھے اور حضرات عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اسے بالجہر (بلند آواز کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

یہ روایت تقاضا کرتی ہے کہ بسم اللہ شریف بالجہر پڑھنی چاہیے۔ اس کے برعکس دوسری روایت بایں الفاظ ہے۔

یا وقت عمل واجب وقت ترک حرام یا بالعکس یا جس وقت جو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِسْمِ اللَّهِ إِلَّا الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ  
**ترجمہ:** حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی اور ان میں سے کسی سے بسم اللہ شریف بالجہر نہیں سنی۔“

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

كَانَ عَلَيَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا يَجْهَرُ بِهَا

**ترجمہ:** حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ بالجہر نہیں پڑھتے تھے یہ روایت بسم اللہ شریف بالجہر کے مانع ہیں۔

پس ہمیں معلوم ہوا کہ جس نے بھی بسم اللہ بالجہر پڑھی یا پڑھنے کا حکم دیا تو اس نے اطاعت رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر یہ کام کیا اور جس نے بسم اللہ آہستہ پڑھنے کا حکم دیا تو اس نے بھی اسی جذبے کے تحت دیا لیکن یہ فرق بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ امام اعظم ابو حنیفہ نے شرعی احکام کے بارے میں راہ نمائی فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَأَلْتُ رَبِّي عَنِ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ التَّجْوِيرِ فِي السَّمَاءِ بِنَفْسِهَا أَوْ فِي مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلِّ نَوْمٍ فَمَنْ أَخَانَ بَشِيْرًا مَعَاهُ عَلَيْهِ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالْتَّجْوِيرِ فِيهَا هُدًى هُدًى.

**ترجمہ:** روایت ہے حضرت ابن خطاب سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے

چاہے سمجھے یا کبھی کچھ نہ سمجھے یعنی واجب غیر واجب حرام

اختلاف کے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہوگا تو مجھے وحی فرمائی کہ اے محمد تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں کہ ان کے بعض بعض سے قوی ہیں اور سب میں نور ہے تو جس نے ان کے اختلاف میں سے کچھ حصہ لیا جس پر وہ ہیں تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

یہاں اختلاف سے مراد علمی و عملی اختلاف ہے۔ یعنی فقہی اختلاف تو جو کوئی شخص کسی صحابی کے فتویٰ پر عمل کرے گا نجات پا جائے گا۔ جیسے امام اعظم اور امام شافعیہ وغیرہم بھی صحابہ کرام ہی کے مقلد ہیں۔ امام اعظم حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو زیادہ بڑا فقیہ مانتے ہیں اور امام شافعی حضرت عبداللہ ابن عباس کے اکثر مسائل میں تابع ہیں اور کیوں کہ انہوں نے صحابہ کرام ؓ کی پیروی کی اس لیے دونوں ہدایت پر ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب امام شافعی ؓ کے مقلد رفق یدین کرتے ہیں تو حنفیوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا جب کہ غیر مقلدین رفق یدین کریں تو حنفی بہت اعتراض کرتے ہیں ایسا کیوں؟ اس بات کا جواب ہماری طرف سے یہ ہے کہ اگر شافعی رفق یدین کرتے ہیں تو وہ ہر بات میں اصولی طور پر امام شافعی کے ساتھ ہیں تمام اصول امام شافعی ؓ کے ہی مانتے ہیں اور امام شافعی ؓ ایک بہت بڑے عالم دین تھے جنہوں نے اللہ ﷻ کو راضی کرنے کے لیے دین میں جدوجہد (یعنی اجتہاد) کیا اور اجتہاد کرتے وہ وہ احادیث مبارکہ کو سامنے رکھا مزید یہ کہ آپ فن اصولی حدیث اور قرآن کے علوم پر گہری نظر رکھتے تھے جب کہ آج کے غیر مقلدین صحابہ کرام کے اقوال و احادیث مبارکہ کو پرکھنے کی کچھ صلاحیت نہیں رکھتے وہ صحیح اور ضعیف کے درمیان فرق بھی نہیں کر سکتے جب کسی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں تو اس کے ساتھ موضوع حدیث پر حکم لگانے کے لیے ابن جوزی، ذہبی وغیرہ ہی کی تقلید کرتے ہیں یہ جو حکم لگادیں اس کو قرآن و حدیث سے زیادہ اہمیت

غیر حرام کچھ تصور نہ کرے یا مذہب ایک یعنی واجب و حرام دونوں کے خلاف محض مباح جانے۔ شقین اولین پر یہ ٹھہرتا ہے کہ حرام جان کر ارتکاب کیا یا واجب مان کر اجتناب، اور شق رابع پر دونوں یہ صریح اجازت قصد فق و تعدد معصیت ہے، اور شق ثالث مثل رابع کھلم کھلا

یحولونہ عاماً و بحر مرہ عاماً (القرآن الکریم، ۳۷/۹) ۵۰

(ایک برس سے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس سے حرام مانتے ہیں)

میں داخل ہونا کہ ایک ہی چیز کو آج واجب جان لیا کل حرام مان لیا پر سوں پھر واجب ٹھہرا لیا، دین نہ ہو ا کھیل ہوا، یا کفار سو فسطایہ عندیہ کا میل کہ جس چیز کو ہم جو اعتقاد کر لیں وہ نفس الامر میں ویسی ہی ہو جائے۔ شق خامس پر یہ دونوں استحالے قائم کہ جب اجازت مطلقہ ہے تو

عاماً شہراً یوماً دمر کنا مر یحولونہ انما و بحر موندناً

(ایک گھڑی سے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسری گھڑی سے حرام مانتے ہیں)

دیتے ہیں تو جن میں اتنی صلاحیت بھی نہ ہو کہ وہ حدیث کے نسخ و منسوخ کو کان سکیں ان کو حدیث پڑھ کر عمل کر لینے کی اجازت کس طرح دی جاسکتی ہے یہ تو اسی طرح ہے جیسا کہ کوئی میڈیکل اسٹور پر کھڑا ہو کر دوائیوں کے نام یاد کر کے اپنے آپ کو ڈاکٹروں اسپیشلسٹ کے مقابلے کا سمجھتے سر جن حضرات کو چیلنج کرنا شروع ہو جائے اللہ عزوجل عقل دے۔

۳۹ یعنی چاروں اماموں کی تقلید ایک ساتھ کس طرح کی جائے گی کیا اس طرح کہ ایک نماز میں قرأت مقتدی کو واجب جانو گے اور دوسرے میں حرام، یا ہمیشہ حرام یا ہمیشہ واجب۔

لازم اور نیز وقت غسل اعتقاد حسرت، وقت ترک اعتقاد و جوہ کی احبازت، وہی شق سادس وہ خود معقول نہیں بلکہ صریح قول بالمتنا تصنیف کہ آدمی جب غسل بالذہبین حبانہ کا قطعاً غسل و ترک روا مانے گا اس کا حکم اور اس سے منع بیہودہ ہے، معہذا یہ شق بھی استحالہء اولیٰ کے حصہ سے سلامت نہیں اچھا حکم دیتے ہو کہ آدمی نماز میں ایک غسل کرے مگر خبردار یہ نہ سمجھے کہ خدا نے میرے لئے حبانہ کیا ہے، لاجرم شق ہفتم رہے گی اور گل وہی کھلے گا کہ کل دین مستین کا خلاف یعنی محصل جواز فعل و ترک نکلا اور وہ وجوب و حسرت دونوں کے منافی۔

بالجملہ حضرات براہ فریب ناطق چاروں مذہب کو حق جاننے کا ادعا کرتے اور اس دھوکے سے عوام بیچاروں کو بے قیدی کی طرف بلاتے ہیں۔ ہاں یوں کہیں کہ ائمہ اہلسنت کے سب مذہبوں میں کچھ کچھ باتیں خلاف دین محمدی ﷺ ہیں لہذا ان میں تہا ایک پر عمل ناجواز و حرام بلکہ شرک ہے، لاجرم ہر ایک کے دینی مسئلے چن لئے جائیں اور بے دینی کے چھوڑ دیئے جائیں، صاحبو! یہ تمہارا خاص دلی عقیدہ ہے جسے تمہارے عمائد طائفہ لکھ بھی چکے پھر ڈر کس کا ہے۔ یہ بلاد مدینہ طیبہ و بلد حرام نہیں حجاز و مصر و روم و شام نہیں زیر سلطنت سنت و اسلام نہیں کھل کر کہو کہ چاروں اماموں کے مذہب معاذ اللہ بے دینی ہے کہ آخسر دین و خلاف دین کا مجموعہ ہر گز دین نہ ہو گا بلکہ یقیناً بے دینی، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

۱۵۱ یعنی ان حضرات کی عادت یہ ہے کہ عوام اہلسنت کو دھوکہ دینے کے لیے چاروں مذہبوں کے حق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس دھوکے سے عوام سے تقلید چھڑواتے ہیں اگر تقلید کرنا شرک ہے حرام ہے تو ڈر کس بات کا ہے۔ مچاؤ شور کے سارے حنفی شافعی حنبلی مالکی مشرک ہیں۔ (یعنی ہندو کی مثل ہیں)

**خامساً** فقیر ایک لطیفہ تازہ عرض کرتا ہے جس سے غیر مقلدین عصر کی تمام جہالات کا دفعۃً تقیہ ہو، آج کل وہ محدث حادث جو سب غیر مقلدوں کے مقلد و امام معتمد ہیں یعنی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اپنے فتویٰ مصدق مہرری دستخطی میں (کہ ان کے زعم میں رد تقلید ہت اور من حیث لایشعرون اثبات تقلید) مع اخوان و ذریات اہل خواتیم منبر ماچکے ہیں کہ جیسے ائمہ اربعہ کا قول ضلالت نہیں ہو سکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت نہیں ٹھہر سکتا جو ایسا کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست ہے۔ بہت اچھا چشم ما روش دل ما شاد (ہماری آنکھ روشن اور دل خوش) اب یہ بھی حضرت سے پوچھ دیجئے کہ ائمہ اربعہ کے سوا کون کون مجتہد ہیں اسی فتوے میں تصریح کی کہ امام الحرمین و حجتہ الاسلام غزالی و کیا ہر اسی و ابن سمانی و غیر ہم ائمہ محض انتساب میں شافی تھے اور حقیقۃً مجتہد مطلق۔ اور اسی میں لکھا بیشک جو منصف مسزاج ہے وہ ہرگز امام شعرانی کے منصب کا مسل اجتہاد میں کلام نہیں کر سکتا۔ بہت بہتر، کاش اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیتے کہ کلام کرے یا ان افتراوں سے پھرے تو اسے مکہ معظمہ میں ترکی پاشا کا حوالہ دیجئے خود حضرت کے افتراوں سے ثابت ہو لیا کہ ان پانچوں اماموں کا قول بھی ہرگز گمراہی نہیں ہو سکتا اور جو ان کے فرمان پر چلے اصلاً مورد اعتراض

۵۲ یعنی غیر مقلدین کے وہ امام جس پر غیر مقلدین اعتماد بھی کرتے ہیں اور ان کی تقلید بھی کرتے ہیں (جی ہاں جیسا کہ پہلے بتایا گیا) غیر مقلدین بھی تقلید کرتے ہیں اپنے اماموں کی اور ان لوگوں کی جنہوں نے ان کو ان کا دین سکھایا ان کی۔

۵۳ چلیں آپ نے ائمہ اربعہ کے ساتھ ساتھ اور حضرات کو مجتہد مانا تو سہی اب ان ائمہ مجتہدین کے نام بھی پیش کر دیں نیز یہ مجتہد حضرات کس کام آتے ہیں۔ یہ بھی بتادیں۔

نہیں، جو اے بدعتی کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار و رہبان پرست۔ ہے  
اب ان حضرات سے کہئے ذرا آنکھ کھول کر دیکھو غیر مقلدی بیچاری کا  
سویرا ہو گیا ملاحظہ تو ہو کہ یہی امام مجتہد شعرانی انھیں چاروں امام  
مجتہد سے اپنی میزان مبارک میں کس زور و شور سے وجوب تقلید  
شخصی نقل فرماتے اور اے مقبول و مسلم رکھتے ہیں۔

قال عليه رحمة ذی الجلال به صرح امام الحرمین وابن السمعانی والغزالی  
والکبیر المهراسی وغيرهم وقالوا التلامذہم یجب علیکم التقدید  
بمذہب امامکم ولا عذر لکم عند اللہ تعالیٰ فی العدول عنه ۵۴

(میزان الشریعہ الکبریٰ، فصل فی بیان استحالہ خروج شیعہ الخ، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱/۵۳، ۵۴)  
امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی کی تصریح کی امام الحرمین وابن السمعانی و  
غزالی و کبیر المهراسی وغیرہم ائمہ نے، اور اپنے شاگردوں سے فرمایا تم یہ واجب  
ہے خاص اپنے امام کے مذہب کا پابند رہنا اگر ان کے مذہب سے عدول کیا  
تو خدا کے حضور تمہارے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔ ۵۵

اب ایمان سے کہنا وجوب تقلید شخصی کی حقانیت کس شد و مد  
سے ثابت ہوئی اور سارے غیر مقلدین کہ اے بدعت و ضلالت کہتے  
ہیں کیسے علانیہ خبیث بدعتی احبار و رہبان پرست ٹھہرے،  
والحمد للہ رب العالمین وقیل بعد اللقوم الظالمین ۵۶

(القرآن الکریم، ۱۱۱/۴۴)

اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور کہا  
کھا کہ ظالم لوگ دور ہوں۔

۵۴ ۵۴ میزان الشریعہ الکبریٰ فصل فی استحالہ، ۵۳، ۵۴

۵۵ ۵۵ آہ کاش غیر مقلدین اپنے امام ڈپٹی نذیر احمد کافوتی دیکھیں اور پھر امام

شعرانی کی یہ بات بار بار پڑھیں کہ ”پھر اللہ کے حضور پ رے لیے کوئی عذر نہ ہوگا“

۵۶ ۵۶ القرآن الکریم، ۶، ۴۴

واقعی سنت الہیہ ہے کہ گمراہوں پر خود انھیں کے قول سے حجت قائم نہ مانتا ہے

ع      ومنا علی بطلانها الشواہد  
خود اسی سے اس کے بطلان پر دلائل موجود ہیں

پھر نہ صرف ترک تقلید بلکہ بحسب تعالیٰ ساری نجدیت پوری وہابیت ان شاء العزیز انھیں ائمہ کرام کے ارشاد سے باطل ہو جائے گی۔ حضرات ذرا ان افتراؤں پر جبر رہیں اور اپنے ایک ایک عقیدہ زائفہ کا رد لیتے جائیں وباللہ التوفیق اصل تحریر ان مجتہد صاحب اور ان کے مقلدوں کی مہسری بعض احباب فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کے پاس موجود۔

والحمد لله العزيز الودود والصلوة والسلام على  
النبي المحمود وآله وصحبه الى يوم الخلود۔ واللہ  
سبحنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتمو  
حکمہ عز شانہ احکم

عبدالمذنب احمد رضا البریلوی

ک ت ہ

عفی عنہ بمحمد بن المصطفیٰ النبی الامی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی جنفی قادرے

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

تقلید اور غیر متقلدین کے درمیں اعلیٰ حضرت کے نبیائے رسال کا مجموعہ

# اسم الشہابی علیٰ خدع الوہابی

تصنیفات:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر مئینی عطاری

کتب خانہ امام احمد رضا داربار ماکریٹ للہو

# السهم الشهابی علی خداع الوہابی

۱۳۲۵ھ

(شعلے برساتا ہوا تیسرے دھوکے باز وہابی پر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**مسئلہ:** از شہر جیت پور کاٹھیا وار۔ مرسلہ جماعت  
میمناں، ۸ شوال ۱۳۲۵ھ

حضرات کرام علمائے اہلسنت و ارث علوم حضرت  
رسالہ علی الصلوٰۃ والتحیۃ اس باب میں کیا فرماتے ہیں کہ  
ایک شخص مولوی رحیم بخش نامی لاہور کے رہنے والے نے مسلمانوں کے بچوں کی  
تعلیم کے لئے اردو کی کتابوں کا ایک سلسلہ بنایا ہے جس کا نام اسلام کی  
پہلی کتاب، اسلام کی دوسری کتاب، اسلام کی تیسری کتاب  
وغیرہ رکھا ہے۔ ان کتابوں کا مصنف اسلام کی دوسری کتاب کے  
صفحہ ۳ سطر ۸ میں لکھتا ہے: ”ان کتابوں میں بعض مقام میں جو  
لفظ اہل حدیث اور فقہاء کا استعمال کیا گیا ہے اس سے نہ اہل  
حدیث پر طعن مقصود ہے اور نہ فقہاء کو مخالف حدیث کا لقب

## السهم الشهابی علی خداع الوہابی

۵۸ غیر مقلد

۵۹ جی ہاں وہابیہ کا اہل حدیث بننا بھی انگریز تفہیل ہے جو ان کے لیے

باعث طعن نہیں نہیں باعث فخر ہے۔

غیر مقلدین وہابی انگریزوں کی منظوری سے اہل حدیث بنے  
واضح رہے کہ وہابیہ کے تمام موجودہ گروہ ایک ہی شجر وہابیت کی شاخیں ہیں اور سب

مد نظر ہے بلکہ اہل حدیث سے وہ لوگ مسراد ہیں جو صرف صحیح حدیث پڑھ کر یا سن کر عمل کرتے ہیں کسی خاص مذہب کے پابند

کے سب سید احمد رائے بریلوی اور اسماعیل دہلوی کی وساطت سے ابن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں پہلے سب ہی وہابی کہلاتے تھے۔

دیوبندی، اہلحدیث، ندوی اور مودودی وغیرہ بعد میں بنے۔ عقائد سب کے ایک اور کردار بھی ان کا ایک ہے۔ غیر مقلدین کے اہلحدیث بننے کی روئیداد خود ان کے ممتاز مولوی کی زبانی سنئے جو بجائے خود بڑی دلچسپ ہے وہابی مولوی عبدالحمید خادم سوہدروی "سیرت ثنا؟؟" صفحہ ۳۴ پر لکھتا ہے:

"محمد حسین بنا لوی نے اثاثۃ السنۃ کے ذریعے اہلحدیث کی بہت خدمت کی لفظ وہابی آپ ہی کی کوششوں سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔۔۔۔۔ آپ نے حکومت (برطانیہ) کی خدمت بھی کی اور انعام میں جا کھریا پائی۔

انہوں نے ارکان جماعت اہلحدیث کی ایک دستخطی درخواست لیٹیفینٹ گورنر پنجاب کے ذریعے سے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کی اس درخواست پر سرفہرست شمس العلماء میاں نذیر حسین کے دستخط تھے۔ گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی۔ وہاں سے حسب ضابطہ منظور آئی کہ آئندہ "وہابی" کے بجائے "اہل حدیث" کا لفظ استعمال کیا جائے۔ لیٹیفینٹ گورنر پنجاب نے اس کی باقاعدہ اطلاع مولوی حسین کو دی۔ اسی طرح گورنمنٹ مدارس کی طرف سے ۱۱۵ گت ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۱۲ گورنمنٹ بنگال کی طرف سے ۴ مارچ ۱۸۹۰ء کو بذریعہ خط نمبر ۳۸۶ گورنمنٹ بمبئی کی طرف سے ۱۱۳ گت ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۴۳۲ اس امر کی اطلاع مولوی محمد حسین بنا لوی کو ملی۔

۶۰۔ جی ہاں وہابیہ غیر مقلدین اتنے ہی جاہل کہ یہ صحیح حدیث کو Right اور باقی کو Wrong سمجھتے ہیں جیسا کہ ابھی پیچھے ذکر گزارا کہ یہ "اہل حدیث" نام ان کے

## السهم الشهابی علی خداع الوهابی

نہیں، اور فقہاء سے وہ لوگ سراد ہیں جو خاص کتب فقہ اور خاص مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پابند ہیں اور اپنے مذہب کی روایت کو زیادہ مانتے ہیں۔ اس اختلاف کو اس سلسلے میں اس لئے بیان کیا

لیے انگریز کا تحفہ ہے ورنہ ان کو حدیث سے کچھ تعلق نہ علاقہ ان کا مقصد تو حدیث کے ایک بہت بڑے حصے کو ضائع کر دینا ہے کیونکہ حدیث حسن لذاتہ، حسن لغیرہ، ضعیف احادیث بھی بیکار نہیں ہوتیں صرف موضوع احادیث ہی بے کار ہوتی ہیں ضعیف حسن احادیث کب کام آتی ہیں یہ جاننے کے لیے اعلیٰ حضرت کا رسالہ ”منیر العین“ ملاحظہ فرمائیں۔

۶۱۔ وہ اس لیے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں اور آپ کو جو احادیث مبارکہ ملیں وہ بخاری شریف کی روایات سے زیادہ قوی یعنی زیادہ قوت رکھنے والی روایات ہیں کیونکہ سب جانتے ہیں کہ یہ زمانہ خیر القرون کا تھا جن میں صدق و امانت اور ثقہ ہونا اغلب تھا اور یہ بات علم رکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ علو سند (یعنی سند میں راویوں کی تعداد کم ہونا) کا علم اصول حدیث میں کیا درجہ ہے اور یہ بات تو بدیہی ہے کہ درمیان میں واسطے جتنے زیادہ ہوں گے خطرات اتنے زیادہ ہوں گے اور جتنے کم ہوں گے غلطی اور کوتاہی کے احتمالات اتنے ہی کم ہوں گے۔

امام اعظم کے پاس پہنچنے والی تمام احادیث ثلاثیات میں سے تو ضرور ہی ب واسطے اس سے کم تو ہو سکتے ہیں زیادہ ہونا مشکل ہے جبکہ بخاری شریف میں تقریباً ۱۲۲ احادیث ہی ثلاثیات ہیں تو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کیونکہ تابعی ہیں تو آپ نے جن احادیث مبارکہ کو سن کر اور پڑھ کر اجتہاد کیا اور مسائل بیان کیے وہ یقیناً صحیح ہیں اگر کسی کو کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا پتہ چل بھی جائے تو یہ ضعیف امام اعظم کے بعد کا ہے جو امام اعظم کے قول کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ہے کہ اس زمانہ میں اکثر اہل حدیث اور فقہاء کے اختلاف

۶۲۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہابی اپنے آپ کو اہل حدیث کیوں کہلانے لگے؟ اور کیا واقعی یہ اہل حدیث ہیں اور کیا ان کو اہل حدیث کہنا چاہیے؟

1: پہلے سوال کا جواب تو یہ ہے کہ پہلے تو یہ وہابی نام فخر کے ساتھ لیتے تھے لیکن جب لوگوں کو ان کے عقائد کا علم ہوا تو لوگ ان کے گندے نام کے اسلام سے چڑنے لگے اور وہابی کا لفظ ان کو چھڑنے کے لیے بولنے لگے تو اب ان کو اپنے گندے دین کو پھیلانا مشکل ہو گیا تو انہوں نے اپنا اصل نام کو چھپا کر انگریز سے نیا نام منظور کروایا اور اپنے آپ کو اہل حدیث کہلوا یا۔

2: دوسرا سوال کیا واقعی یہ اہل حدیث ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں یہ اہل حدیث نہیں دو وجہ سے ایک تو یہ کہ یہ عبدالوہاب نجدی کے مقلد ہونے کی وجہ سے وہابی ہیں اہل حدیث نہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص اہل حدیث نہیں ہو سکتا کیوں اس لیے کہ اس میں بھی دو باتیں ہیں پہلی بات تو یہ کہ اہل حدیث کسی کو کب کہیں گے جب وہ تمام احادیث مبارکہ پر عمل کرے یا جب وہ چند احادیث مبارکہ پر عمل کرے اگر چند احادیث پر عمل کرنے پر کسی کو اہل حدیث کہا جائے گا تو پھر دنیا میں کوئی بھی ایسا نہ رہے گا جو اہل حدیث نہ ہو اور تمام پر کوئی عمل کر نہیں سکتا مزید یہ کہ اصطلاح شریعت میں حدیث کی تعریف جمہور محدثین یوں کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے قول و فعل حال اور تقریر کو کہتے ہیں اور حدیث صحیح (یعنی حدیث best) کی تعریف یوں فرمائی کہ وہ حدیث جس کا راوی عادل ہو اور وہ حدیث کو مکمل محفوظ رکھنے والا ہو اور وہ حدیث شاذ ہونے سے خالی ہو تو وہ حدیث صحیح حدیث ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

معلوم ہوا کہ رسول جس کام سے روک دیں اس کام سے رک جانا چاہیے اور اس کی

## السمم الشهابی علی خداع الوہابی

کا زیادہ چرچا ہے اور دونوں منریق کے لوگ بکثرت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں عام مسلمانوں کی تعلیم اور اتحاد مقصود ہے، اور یہ خبر ہمیں حدیث سے ملے گی کہ رسول ﷺ نے ہمیں کس کام سے روکا اور کس کام کا حکم دیا جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

”هَيْبَةُكَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوا“

**ترجمہ:** میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا (اب میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں کہ) ان کی زیارت کرو۔

(مسلم)

اس حدیث مبارکہ سے ہمیں پتہ چلا کہ کبھی زیارت قبور سے روکا بھی گیا تھا مگر پھر زیارت قبور کی اجازت مل گئی۔ یعنی آپ نے اپنے پچھلے حکم نامے کو منسوخ فرمایا اور اجازت مرحمت فرمادی۔ تو پتہ چلا کہ حدیث پڑھ کر عمل کرنا صحیح نہیں جب تک حدیث کے ناخ (وہ حکم جس نے پچھلا حکم منسوخ کر دیا ہو) اور منسوخ (وہ پچھلا حکم جو نئے حکم نامہ آنے کے بعد ختم ہو جائے) کے بارے میں نہ جانتا ہو۔ اسی طرح جو شخص مزاج رسول ﷺ اور کلام رسول ﷺ نہ سمجھتا ہو اس کو بھی حدیث پڑھ کر عمل کرنے کی اجازت نہیں مل سکتی۔ غرض یہ کہ حدیث میں صرف ترجمہ دیکھنا کافی نہیں اس میں اور بھی بہت سے اسرار و رموز ہوتے ہیں جو علم والے ہی جان سکتے ہیں۔

۶۳۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت، آج بھی غیر مقلد کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں آج سے سو سال پہلے (یعنی اس سوال کے وقت) تو اس فتنے کو سمندر سے قطرے والی نسبت ہی تھی۔

۶۴۔ مسلمانان عالم الحمد للہ متحد ہیں کوئی حنفی کسی شافعی کے یا کوئی شافعی کسی حنفی کے لیے کوئی سختی نہیں کرتا (ایک دوسرے کی تعریف کرتے نہیں تھکتے جیسا کہ امام اعظم کی تعریف میں دیگر مذاہب کے علماء کے کثیر اقوال ہیں) بعض نے کتابیں

اختلاف اسی اختلاف کے مشابہ ہے جو قدیم سے  
 بھی لکھیں یہاں نمونے کے طور پر مذاہب ثلاثہ ہی کے چند علماء کے اسمائے گرامی  
 مع تصانیف درج کیے جاتے ہیں۔

نمبر شمار	مصنف کا نام	کتاب جو امام صاحب کے مناقب میں تصنیف کی گئی
۱	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی شافعی متوفی ۷۴۷ھ	رسالہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ جس کا ذکر آپ نے تذکرۃ الحفاظ میں امام صاحب کے ترجمہ میں کیا۔
۲	شیخ الاسلام مجدد الدین فیروز آبادی شافعی ، صاحب قاموس، متوفی ۸۱۷ھ	ایک مستقل کتاب امام صاحب کے مناق میں لکھی ہے جس کا ذکر امام شعرانی نے یواقیت و جواہر، مطبوعہ مصر، جز اول، ص ۶ میں کیا ہے
۳	علامہ جلال الدین سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ	حمیض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ
۴	حافظ ابو المحاس محمد بن یوسف بن علی دمشقی شافعی	عقود الجمان فی مناقب النعمان جو ۹۳۹ھ میں تصنیف کی جیسا کہ کشف الظنون میں ہے
۵	شیخ ابن حجر مکی بیہقی شافعی متوفی ۹۷۵ھ	خیرات الحسان فی مناقب النعمان
۶	علامہ یوسف بن عبدالہادی حنبلی	تویر الصحیفہ بمناقب ابی حنیفہ جس کا ذکر علامہ محمد امن نے رد المحتار میں کیا ہے۔

## السمم الشهابی علی خداع الوهابی

صحابہ اور ائمہ دین میں چھلا آیا ہے اور کتب فقہ وغیرہ  
اب ان بزرگوں کے اسمائے گرامی لکھے جاتے ہیں جنہوں نے اپنی تصانیف میں  
امام صاحب کے مناقب بیان کیے ہیں۔

نمبر شمار	مصنف کا نام	کتاب جس میں منجملہ دیگر مضامین امام صاحب کے مناقب بھی مذکور ہیں
۱	قاضی ابن عبدالبر مالکی متوفی ۳۶۳ھ	کتاب الانتہاء فی مناقب الثلاثة الفقہاء کتاب جامع العلم
۲	شیخ الاسلام ابواسحاق ابراہیم بن علی شیرازی شافعی متوفی ۴۷۶ھ	طبقات الشافعیۃ
۳	حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی متوفی ۵۰۵ھ	احیاء العلوم
۴	امام ابوسعید عبدالکریم بن محمد مروزی سماعی شافعی متوفی ۵۶۲ھ	کتاب الانساب
۵	امام فخر الدین رازی شافعی متوفی ۶۰۶ھ	تفسیر کبیر
۶	ابوالسعادات مبارک بن محمد ابن اثیر شافعی متوفی ۶۰۶ھ	جامع الاصول
۷	ابوالقاسم بن محمد رافعی شافعی متوفی ۶۲۳ھ	تذنیب
۸	امام نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ	تہذیب الاسماء والصفات
۹	قاضی ابن خلکان شافعی	وفیات الاعیان
۱۰	حافظ جمال الدین یوسف بن الزکی المرزی شافعی متوفی ۷۴۲ھ	تہذیب الکمال فی اسماء الرجال
۱۱	شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی شافعی صاحب مشکوٰۃ المصابیح	اکمال فی اسماء الرجال جو ۷۴۰ھ میں تصنیف کی

میں اکثر حنفی شافعی وغیرہ کے نام سے مذکور ہے، اصول دین میں سب متفق ہیں، صرف بعض شروع میں مختلف ہیں

۱۲	امام ابو عبد اللہ ذہبی شافعی متوفی ۷۴۷ھ	تذکرۃ الحفاظ، کاشف عبرتی اخبار من غیر
۱۳	امام ابو عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی متوفی ۷۶۸ھ	مرآة الجمان وعبرة الیقطان
۱۴	شیخ کمال الدین محمد بن عیسیٰ دمیری شافعی متوفی ۸۰۸ھ	حیاء الیوان
۱۵	حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ	تہذیب التہذیب وغیرہ
۱۶	علامہ محمد بن احمد حنبلی موصلی	غایۃ الاختصار فی مناقب الاربعہ ائمہ الامصار
۱۷	شیخ محمد بن یوسف دمشقی شافعی صاحب عقود الجمان	سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد
۱۸	قاضی حسین بن محمد دیار بکری مالکی متوفی ۹۶۶ھ	تاریخ الخمیس
۱۹	شیخ عبدالوہاب شعرانی شافعی متوفی ۹۷۳ھ	میزان کبریٰ طبقات کبریٰ

اب تینوں مذاہب کے علماء جب امام اعظم کی تعریف میں اتنا کچھ کہہ رہے ہیں یہ سب کچھ پڑھ کر کوئی عقل کا اندھا ہی یہ بات کر سکتا ہے کہ ان چاروں مذاہب نے آپس میں کسی قسم کا بغض و حسد رکھا ہوا ہے۔

۶۵ لعنت اللہ علی الکذبین، جھوٹوں پر خدا کی لعنت اللہ عزوجل ان جھوٹوں سے امت کو بچائے جو جھوٹ بولتے ہوئے ذرا بھی نہیں شرماتے کتنے شرم کی بات ہے

فروعی اختلاف میں بھی سند رکھتے ہیں، غایت یہ ہے کہ کہ یہ ساری امت کو مشرک بنا کر تقلید کرنے والوں کو مشرک، مزار پر جانے والوں کو مشرک، مدینہ شریف جانے والا مشرک تعویذ پہننے والا مشرک پھر اس پر دعویٰ یہ کہ اختلاف فروعی ہیں (یعنی اختلاف معمولی ہیں) آپ کسی کو ہندو کہہ دیں لیکن آپ کے اختلاف فروعی (معمولی) ہیں تو پھر جس سے آپ کے زبردست اختلاف ہوں گے اس کے ساتھ پتہ نہیں کیا سلوک کریں گے۔ اس بات کو دوسرے زاویے سے دیکھیں تو ہم ان سے اپنے اختلاف کو معمولی قرار نہیں دیتے پھر اس اختلاف کا برملا اظہار بھی کرتے ہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خاص وہابیہ کے رد میں تقریباً ۷۵ سے زائد کتابیں تحریر فرمائیں جن کے نام یہ ہیں۔

- ۱: حل خطاء الخط
- ۲: سلطنة المصطفى في ملكوت كل الومري
- ۳: الامر باحترام المقابر
- ۴: اقامة القيامة على طاعن القيام لنبى تهامه
- ۵: هدى الحيران في نفي الفى عن شمس الاكوان
- ۶: النعيم المقيم في فرحة مولد النبى الكريم
- ۷: بذل الصفا لعبد المصطفى
- ۸: التذير الهائل لكل حلف جاهل
- ۹: منير العين في حكم تقبيل الابهامين
- ۱۰: نسيه الصبا في ان الاذان يحول الوبا
- ۱۱: الا هلال الفيض الاولياء بعد الوصال
- ۱۲: طواع النور في حكم السير على القبور
- ۱۳: انوار الانبياء في حل نداء يا مر سول الله

کسی کی دلیل قوی ہے اور کسی کی ضعیف، اور جو ضعیف پر ہے وہ بھی اپنے

حیاقا لموات فی بیان سماع الاموات	: ۱۴
انہار الانوار من بعد صلاة الاسرار	: ۱۵
اسماع الامر بعین فی شفاء عسید المحبوبین	: ۱۶
باب غلام مصطفیٰ	: ۱۷
سیخن السبوح عن عیب کذب مقبوح	: ۱۸
الحجة الفاتحة بطیب التعین والفاحة	: ۱۹
سرور العبد السعید فی حل الدعاء بعد صلاة العید	: ۲۰
الحرف الحسن فی الكتابة علی الکفن	: ۲۱
ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال	: ۲۲
الیاقوتۃ الواسط فی قلب عقد الرابطة	: ۲۳
سیخن القدوس عن تقدیس نحس منکوس	: ۲۴
الامن والعلیٰ لنا عتیٰ المصطفیٰ بدافع البلاء	: ۲۵
بیرکات الامداد لایل الاستمداد	: ۲۶
بدل الجوائز علی الدعای بعد صلاة الجنائز	: ۲۷
فتح النسرین بجواب المسئلة العشرین	: ۲۸
الکوکبة الشهابیة فی کفریات ابی الوابیة	: ۲۹
سل السیوف الہندیة علی کفریات بابا التجدیة	: ۳۰
وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید	: ۳۱
سبل الاصفیانی فی حکم الذبح لا ولیاء	: ۳۲
اطائب التہانی فی نکاح الثانی	: ۳۳
شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزامرہ ونعالہ	: ۳۴
الشفحة الفاتحة من مسل سورۃ الفاتحة	: ۳۵
الوفاق المتین بین سماع الدفین	: ۳۶

نزديك اس كوقوى سمجتا ہے۔ عرض ہمیں اس میں نہ

ازالة العار بحجر الكرايم عن كلاب النار : ٣٤

جزاء الله عدوه بائنه ختم النبوة : ٣٨

انباء المصطفى بحال سر واخفى : ٣٩

الوثا المكنون في علم البشير ما كان وما يكون : ٣٠

مالى الجيب بعلوم الغيب : ٣١

الجزء المهيالعلمة كنهيا : ٣٢

الموهبة الجديدة في وجود الجيب بمواضع عديدة : ٣٣

اتيان الامر واحلدا باسره بعد الروح : ٣٣

اهل الطوايبيين على توبين قبور المسلمين : ٣٥

الدولة المكية بالمادة الغيبية : ٣٦

هادى الناس فى اشياء من رسوم الاعراس : ٣٤

حسام الحرمين على منحصر الكفر والمعين : ٣٨

خلاصة فوائد فتاوى : ٣٩

مبين احكام وتصديقات اعلام : ٥٠

الفيوض الملكية للمحب الدولة المكية : ٥١

تمهيد ايمان بآيات قرآن : ٥٢

فقه شهنشاه وان القلوب بيد المحبوب بعباء الله : ٥٣

مفاد الحبر فى الصلاة بمقبرتا وجنب قبر : ٥٣

بدر الانوار فى اداب الآثار : ٥٥

انباء الحى فى كتابة المصون تبيان كل شئ : ٥٦

دامان باغ سخن السبوح : ٥٤

المبين ختم النبیین : ٥٨

قصر التمام فى نفى الفى عن سيد الانام : ٥٩

تعصب ہے اور نہ کسی کی مخالفت منظور ہے، محض اشاعت دین

- ۶۰: ایذا لاجرم فی اذان القبر  
 ۶۱: مرعایۃ المذہبین فی الدعاء بین الخطبتین  
 ۶۲: مرشاقۃ الکلام فی حواشی اذا قرا الا نام  
 ۶۳: البارقة الشارقة علی المارقة المشارقة  
 ۶۴: تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال  
 ۶۵: جوابا بآئہ ترکی ترکی  
 ۶۶: سیف المصطفیٰ علی اذیان الافتراء  
 ۶۷: نشاط السکین علی حلق البقر السمین  
 ۶۸: اخبار یہ کی خبر گیری  
 ۶۹: نہایۃ النصرۃ برد الا جوبۃ العشرۃ  
 ۷۰: صمصام سنیت بگلوز نجدیت  
 ۷۱: ظفر الدین المجید ملقب بہ بطس غیب  
 ۷۲: مبین الہدیٰ فی نفی امکان مثل المصطفیٰ  
 ۷۳: ماحیۃ العیب بایمان الغیب  
 ۷۴: چاہلیت براہل حدیث  
 ۷۵: پردہ در امر تسری  
 ۷۶: الاستلہ الفاضلہ علی الطوائب الباطلہ

خاص وہ کتابیں جو رد غییر مقلدین میں لکھیں

- ۱: النہی الاکید عن الصلاۃ و مرآۃ عدی التقليد  
 ۲: صفایح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین  
 ۳: و صاف الر جیح فی سئلۃ التراویح  
 ۴: السیوف المخیفۃ علی عائب ابی حنیفہ  
 ۵: جمیل ثناء الائمة علی علمہ سراج الائمة  
 ۶: اعز النکات بجواب سوال امرکات ملقب بلقب الفضل  
 الموهبی فی معنی اذا صح الحدیث فهو مذہبی  
 ۷: حاجز البحرین الوافی عن جمعہ الصلاتین

اور اتباع رسول ﷺ مقصود ہے

- |   |      |
|---|------|
| لوامع البہافی المصر للجمعة والاربع عقبیہا | : ۸  |
| النہی الحاجز عن تکرار صلاة الجنائز        | : ۹  |
| ہبة السنافی تحقیق المصاہرہ بالزنا         | : ۱۰ |
| الجام الصاد عن سنن الضاد                  | : ۱۱ |
| قوامع الفہار علی المجسمۃ الفجار           | : ۱۲ |
| مرادع التعسف عن الامام ابی یوسف           | : ۱۳ |
| المقال البہران مسکر الفقہ کافر            | : ۱۴ |
| التائب الصیب علی امراض الطیب              | : ۱۵ |
| اظہار الحق الجلی                          | : ۱۶ |
| معامل الجروح علی التوہب المقبوح           | : ۱۷ |
| اصلاح النظر                               | : ۱۸ |
| اکمل البحث علی اہل الحدیث                 | : ۱۹ |
| معامل الجروح علی التوہب المقبوح           | : ۲۰ |
| الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب             | : ۲۱ |
| لمعة الشمعة فی اشراط المصر للجمعة         | : ۲۲ |
| صمصام حدید برکولی برقید عدد و تقلید       | : ۲۳ |
| مبین الہدی فی نفی امکان مثل المطفی        | : ۲۴ |
| الرد الناہز علی زعم النہی الحاجز          | : ۲۵ |
| الاستئلاء الفاضلة علی الطوائف الباطلة     | : ۲۶ |

ان تمام کتابوں کے نام اور لمبی فہرست پڑھنے کے بعد اب ہم تمام غیر مقلدین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ تمام علمائے اہلسنت میں سے کس نے کب شافعییت کے خلاف کوئی کتاب لکھی یا کسی شافعی عالم نے حقیقت کے خلاف کتابیں لکھیں۔

قارئین کرام! حنفی شافعی وغیرہم کا اختلاف ”فروعی اختلاف“ ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے رحمت قرار دیا اور وہا یہ روافض اور قادیانیوں وغیرہم سے اہل سنت کا اختلاف

پھر اسی کتاب کی صفحہ ۱۳ سطر ۶ میں لکھتا ہے:  
 ”حیض کی مدت میں علماء کے یہ اقوال ہیں: ایک دن رات، دو دن رات، تین دن رات، سات دن رات، دس دن، پندرہ دن۔ اصل یہ ہے کہ یہ امر ہر عورت کی عادت اور طبیعت پر منحصر ہے۔“

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۵ میں مسرقوم ہے:  
 ”پانی کی طبیعت پاک ہے تھوڑا ہو یا بہت، بند ہو یا جاری، بومرہ بدلنے سے ناپاک ہو جاتا ہے“<sup>۶۷</sup>

اصولی اختلاف ہے وہ اصولی اختلاف کیا ہے۔

الف: نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی آ جائے تو ختم نبوت پر فرق نہیں پڑے گا۔ (قادیانی، دیوبندی)

ب: اللہ تبارک و تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ۔ (دیوبندی، وہابی)  
 ج: ہر چھوٹی بڑی مخلوق اللہ کے نزدیک چھارے زیادہ ذلیل ہے۔ معاذ اللہ۔ (وہابی، دیوبندی)

ان کے مزید بے ہودہ اور لچر خیالات جاننے کے لیے علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کی وی۔سی۔ ڈی ”آخر اختلاف کیوں“ ملاحظہ فرمائیں۔

۶۶

الف: تمام غیر مقلدین کو چیلنج ہے کہ ان علماء کے اقوال بمع کتب نقل فرمائیں جنہوں نے یہ اقوال نقل کیے ہیں۔

ب: کن احادیث کے ذریعہ حیض کی مدت کا تعین کیا گیا؟  
 ج: عورت ان میں سے کون سے قول کو لے یعنی کتنی مدت کے بعد آنے والے خون کو استحاضہ سمجھے؟

د: اور جب کسی قول کو لے تو وجہ ترجیح کیا بنے گی؟  
 ۶۷: بو اور مزہ بدلنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے یہ کس حدیث سے ثابت ہے مطلع فرمائیں؟ نیز حدیث بخاری و مسلم کی ہونی چاہیے۔























































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































